تربیت اولاد

اوروالدین کی ذمہ داریاں

ترجمة كتاب كيف نربي أولادنا
الشيخ محمد جميل زينو

مترجم: مختار احمد مدنی

كيف نربي أولادنا

تأليف الشيخ : محمد جميل زينو

ترجمة : مختار أحمد مدني

الداعية بـ

مكتب الدعوة وتوعية الجاليات بالجبيل
JUBAIL DA'WAH & GUIDANCE CENTER - KSA
03-3625500 1580 JUBAIL 31951

أردو
URDU

الرقم: 57

منتخب اسلامی کتب اردو

- ☆کتاب التوحید شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب
- ☆کتاب التوحید شیخ صالح الفوزان
- ☆قادیانیت اپنے آئینے میں صفی الرحمٰن مبارکپوری
- ☆تربیت اولاد تحریر محمد بن جمیل زینو ترجمہ مختار احمد مدنی
- ☆عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ ابن عثیمین ترجمہ عبدالرشید اظہر
- ☆سیرت شیخ محمد بن عبدالوہاب تحریر ابن باز
- ☆جادو کی حقیقت ، اس کے خطرات ، اس سے بچاؤ کے طریقے اور علاج تالیف غازی عزیر
- ☆ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت غازی عزیر
- ☆راہ حق کے تقاضے: ابن تیمیہ ترجمہ مقتدیٰ حسن ازہری
- ☆کتاب التوحید اور اقبال کیلانی کا مکمل سیٹ
- ☆بریلویت تالیف احسان الٰہی ظہیر
- ☆جنتی عورت ؟ تالیف انصار زبیر محمدی
- ☆اسلامی معاشرت محمد جمیل زینو ترجمہ عبدالستار قاسم
- ☆اولیاء حق و باطل تحریر ابن تیمیہ ترجمہ انصار زبیر محمدی
- ☆الحج والعمرۃ والزیارۃ لابن باز ترجمہ مختار احمد ندوی
- ☆نماز کے بارے میں تین رسالے تحریر ابن باز
- ☆دین کے تین اصول محمد بن عبدالوہاب ترجمہ منیر قمر
- ☆تصوف کو پہچانیے تحریر عبدالرحمٰن وکیل
- ☆پردہ تحریر ابن عثیمین ترجمہ عبدالرشید اظہر
- ☆میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لیکن محمد صالح المنجد
- ☆شبہات کا ازالہ تحریر محمد بن عبدالوہاب
- ☆العقیدۃ الواسطیۃ تحریر ابن تیمیہ ترجمہ سعید احمد
- ☆تفسیر ابن کثیر علامہ ابن کثیر ترجمہ محمد جونا گڑھی
- ☆الرحیق المختوم تالیف صفی الرحمٰن مبارکپوری
- ☆ریاض الصالحین للنووی ترجمہ صلاح الدین یوسف
- ☆تقویۃ الایمان تالیف شاہ اسماعیل دہلوی
- ☆نماز نبوی تالیف ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن
- ☆حصن المسلم تالیف سعید القحطانی ترجمہ عبدالسلام بن محمد
- ☆تحفۃ العروس تحریر محمود استنبولی ترجمہ نصیر احمد ملی
- ☆فتاوی شیخ ابن باز ترجمہ باہتمام مکتبہ دارالسلام
- ☆فتاوی برائے خواتین تالیف متعدد علماء کرام دارالداعی
- ☆مختصر احکام الجنائز محمد ناصر الدین البانی ترجمہ شبیر نورانی
- ☆بدعات اور ان کا شرعی پوسٹ مارٹم ترجمہ رئیس احمد ندوی
- ☆صحیح اسلامی عقیدہ تحریر ابن باز ترجمہ عبدالخالق ندوی
- ☆تفسیر احسن البیان صلاح الدین یوسف
- ☆الشیعہ واہل البیت تالیف احسان الٰہی ظہیر
- ☆اسلامی عقیدہ محمد جمیل زینو ترجمہ شمیم احمد سلفی
- ☆سود کا حکم اور اس سے بچاؤ کے طریقے دکتور فضل الرحمٰن مدنی
- ☆رحمۃ للعالمین علامہ قاضی سلیمان منصور پوری
- ☆اسلام میں بدعت وضلالت کے محرکات باہتمام دارالداعی

تربیت اولاد

اور والدین کی ذمہ داریاں

ترجمة كتاب كيف نربي أولادنا

الشيخ محمد جميل زينو

مترجم: مختار احمد مدنی

الطبعة الأولى ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥م

مكتب الدعوة وتوعية الجاليات بالجبيل

JUBAIL DA'WAH & GUIDANCE CENTER

OUR MESSAGE	حتى يكون الدين كله لله Till the Religion becomes Allah's in its entirety	رسالتنا

OBJECTIVES

1. Invite Non-Muslims to the path of Islam and help them remain on it.
2. Educate Muslims in Islam according to the Qur'an & Sunnah, and qualify them in Da'wah.
3. Participate in developing means of Da'wah

أهدافنا

1. دعوة غير المسلمين للدخول في الإسلام والاستقامة عليه.
2. تفقيه المسلمين في الدين وفق الكتـــاب والسنة وتأهيلهم للدعوة إليه.
3. المساهمة في تطوير الدعوة إلى الله تعالى

هاتف: 3625500 (03) فاكس: 3626600 (03) ص ب 1580 - الجبيل 31951
Tel.: 03-3625500 Fax: 03-3626600 - P.O. Box 1580 - Jubail

كيف نربي أولادنا

باللغة الأردو

تأليف الشيخ

محمد جميل زينـو

ترجمة

مختار أحمد مدني

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
زينو، محمد جميل
كيف نربي أبناءنا باللغة الأوردية./ محمد جميل زينو؛ أحمد مختار نصر الله.- الجبيل، ١٤٢٦هـ
١٠٤ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم.
ردمك: ٢-٤-٩٦٨٦-٩٩٦٠
١- التربية الإسلامية
أ - نصر الله، أحمد مختار (مترجم) ب- العنوان
ديوي ١, ٣٧٧ ١٤٢٦/٥٣٤٥

رقم الإيداع: ١٤٢٦/٥٣٤٥
ردمك: ٢-٤-٩٦٨٦-٩٩٦٠

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الأمين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد:

انسان پیدائش کے بعد تین مراحل سے گذرتا ہے بچپن، جوانی اور بڑھاپا، اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں ان تینوں مراحل کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے ﴿وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ﴾ اور ہم جس نطفہ کے متعلق چاہتے ہیں ایک معینہ مدت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں، پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں، پھر تا کہ تم اپنی بھرپور جوانی کو پہنچو تم میں سے بعض کو وفات دے دی جاتی ہے اور بعض بڑھاپے کی انتہا کو پہنچا دیئے جاتے ہیں [سورت الحج:۵]

تینوں مراحل کی اپنی الگ الگ خصوصیات وضروریات ہیں، بچپن کا مرحلہ اس لئے سب سے زیادہ اہم اور توجہ ورہنمائی کا مستحق ہے کہ انسان کی دینی، جسمانی، اخلاقی اور عقلی تربیت کا اصل وقت یہی ہے، بچوں کا ذہن کورے کاغذ یا تختہ سیاہ کے مانند ہوتا ہے جس پر پہلی بار کوئی بھی چیز بڑی آسانی سے لکھی جا سکتی ہے لیکن جب ایک بار کوئی چیز لکھ دی جائے تو دوبارہ لکھنے کے لئے بڑی محنت وجانفشانی کرنی پڑتی ہے، یہ آپ کے ہاتھ میں ہے اگر آپ چاہیں تو اس کورے کاغذ کو توحید، ارکان

ایمان واسلام‘ مراتب دین‘ حب رسول ﷺ‘ حب صحابہ‘ اخلاق فاضلانہ‘ امانت داری‘ خودداری‘ شجاعت وبہادری کے ترانوں اور دروس واسباق سے مزین کردیں اور اگر چاہیں تو اس پر شرک وبدعت‘ نفاق وبدعملی‘ عیاری ومکاری کی کالک پوت دیں.

اسی طرح بچوں کی صحیح تربیت اور مثبت پرورش وپرداخت میں صحت مند غذا کی بھی بہت اہمیت ہے اگر بچوں کے لئے شروع ہی سے صحت مند غذا کا اہتمام کیا جائے تو ان کے اندر ذہنی وعقلی نشونما اور تفوق وبرتری کی رفتار تیز تر ہوجاتی ہے‘ جسم بھی توانا وصحت مند ہوجاتا ہے اور اگر غذا کے انتخاب میں غفلت سے کام لیا گیا تو وہ ذہنی پستی‘ عقلی پسماندگی اور جسمانی کمزوری کے شکار ہوجاتے ہیں.

ابتدا ہی سے بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت وقت کی سب سے اہم ضرورت رہی ہے کیونکہ یہ نونہال بچے مستقبل کے معمار ہوتے ہیں‘ قیادت وسیادت کی باگ ڈور بھی انہیں کے ہاتھ آتی ہے لیکن بڑے ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے اس جانب بڑی سردمہری اور مجرمانہ غفلت وکوتاہی کا ثبوت دیا ہے‘ اور اس اہم پہلو سے چشم پوشی اختیار کی ہے‘ مسلم قوم بچوں کی تربیت کے حوالہ سے کافر اقوام وملل سے بہت ہی پیچھے ہے‘ آج الحاد ودہریت‘ بے راہ روی‘ دنیا پرستی عیاری ومکاری‘ دھوکہ دہی وفریب کاری‘ عریانیت وفحاشیت کا جو سیلاب امت مسلمہ کے گھروں کو تباہ وبرباد کررہا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کی صالح تربیت اور صحیح رہنمائی کا

اہتمام نہیں کیا گیا ورنہ وہ الحاد کے اس طوفان کا رخ موڑ سکتے تھے سینہ سپر ہوکر ان کا مقابلہ کرسکتے تھے اور ان کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن سکتے تھے کیونکہ سونا تپنے کے بعد ہی کندن بنتا ہے‘ جب وہ سوجھ بوجھ کے مالک نہیں تھے‘ حق وباطل‘ کھرے کھوٹے‘ سچ اور جھوٹ‘ صحیح وغلط کی تمیز سے عاری تھے اور قدم قدم پر رہنمائی کے محتاج تھے تو ہم نے اپنی ذمہ داری کا حق ادا نہیں کیا ان کی صحیح رہنمائی نہیں کی اس طرح ہم ان کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ بھی خیانت کے مرتکب ہوئے کیونکہ بچے اللہ کی امانت ہیں اور ان کی صحیح رہنمائی اور دینی تربیت ہمارا اہم ترین فریضہ ہے‘ اگر ہم نے اپنی ذمہ داری ادا کی ہوتی تو آج یہ برے دن نہ دیکھنے پڑتے اور نہ ہی کسی بوڑھے باپ کو شکایت کا موقعہ ملتا اور نہ ہی درد وغم کی تصویر بنے اس کے رخسار وسفید داڑھی پر آنسوؤں کی لڑیاں نظر آتیں.

بچوں کی صحیح تربیت کے لئے جہاں صحت مند غذا کی ضرورت ہے وہیں دینی ماحول بھی فراہم کرنے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ بچہ اپنے گردوپیش کے ماحول کو دیکھتا اور بڑھتا ہے پھر اسے صحیح وغلط کی تمیز کے بغیر من وعن اپنانے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ان کے لئے ایک صاف ستھرا دینی ماحول مہیا کرنے کی بڑی سخت ضرورت ہے‘ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اہل خانہ کو مکہ مکرمہ میں اس لئے لاکر بسایا تھا کہ وہ صلاۃ کی پابندی کریں ﴿رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ

عِندَ بَیتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیمُوا الصَّلاۃَ ﴾ اے ہمارے رب! میں نے اپنے اہل کو تیرے قابل احترام گھر کے پاس ایسے میدان میں لا بسایا ہے جہاں کوئی زراعت نہیں، ہمارے رب تاکہ وہ صلاۃ قائم کریں ۔ [سورت: ابراہیم ۳۷]

آج ہمارے گھروں کا ماحول حد سے زیادہ بگڑ چکا ہے دن بدن گمراہیاں بڑھتی ہی جا رہی ہیں' الحادی یورش و یلغار نے پورے معاشرے کو غیر اسلامی اور عریانیت و فحاشی کا اڈہ بنا کر رکھ دیا ہے' سب کچھ تباہ و برباد ہو چکا ہے پورا معاشرتی ڈھانچہ ہی تہذیب کی آخری سانسیں لے رہا ہے' کیا آج ہم سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے نئے مکان کی تعمیر میں یا فلیٹ خریدتے وقت کبھی یہ سوچتے ہیں کہ ہمارا گھر مسجد کے قریب رہے تاکہ ہمیں اور ہماری اولاد کو باجماعت صلاۃ ادا کرنے میں آسانی ہو' اور مسجدوں میں قائم ناظرہ و حفظ قرآن کے حلقوں' اور دروس و بیانات سے مستفید ہوں' آج ہمیں اپنے ذہن و فکر اور گھروں کے ماحول کو دینی ذہن و فکر اور ماحول میں بدلنے کی سخت ضرورت ہے۔

بچوں کی تربیت کے حوالہ سے یہ بات عموماً فراموش کر دی جاتی ہے یا اس کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ہے کہ بچوں کی صحیح تربیت میں حلال غذا کا کس قدر اہم رول ہے صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک ہے اور پاک کے سوا کوئی دوسری چیز قبول نہیں کرتا' بے شک اللہ تعالیٰ نے

مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے اللہ ارشاد فرماتا ہے: اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو' اور اللہ ارشاد فرماتا ہے اے ایمان والو! اس پاک اور حلال رزق سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دیا ہے' پھر اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کر کے غبار آلود' پراگندہ بالوں کے ساتھ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتا ہے اے میرے رب! اور حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا پینا اور پہننا سب حرام مال سے ہے حرام مال ہی سے وہ پروان چڑھا ہے ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی؟

صحیح بخاری حدیث نمبر (۱۴۹۱) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لیا' اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں فرمایا: رکو' اس کھجور کو پھینک دو' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ہمارے لئے صدقہ کھانا حلال نہیں ہے۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صدقہ'' جس کا کھانا ان پر حرام تھا'' کی ایک کھجور بھی حسین رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا گوارہ نہیں کیا کیونکہ دنیا میں انسان کی نشو ونما پر حرام مال کا بہت برا اثر پڑتا ہے' ایسا شخص جلدی حق قبول نہیں کرتا ہے' اور وہ سرکش و نافرمان بن جاتا ہے جبکہ وہ آخرت میں جہنم کا مستحق بن جاتا

ہے جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ہر وہ جسم جس کی پرورش مال حرام سے ہوئی ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے (صحیح الجامع) اس لئے ہمیں اس جانب توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے خود حلال رزق کھائیں اور اپنی اولاد کو بھی اس کا عادی بنائیں۔

بچوں کی صحیح دینی تربیت کے بے شمار فوائد و برکات ہیں سب سے عظیم فائدہ خود انسان کی ذات کو پہنچتا ہے اگر ان کی اچھی تربیت کی گئی تو وہ بڑھاپے کا سہارا بنیں گے اور مرنے کے بعد بلندی درجات کا سبب ہوں گے مسند احمد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ تعالی آدمی کا درجہ جنت میں بلند فرماتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے' اے میرے رب! میرا درجہ کیسے بلند ہوگیا اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا: تیرے لئے تیرے بیٹے کے استغفار کرنے سے (تیرا درجہ بلند ہوا ہے) [صحیح الأدب المفرد للامام الألبانی رحمہ اللہ ص ۴۵]

اور ہمارے نونہالوں اور شاہین بچوں کو بھی یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ آج اگر آپ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا تو کل آپ کی اولاد آپ کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کرے گی مشاہدات و تجربات اس کی واضح مثال ہیں' جس کھیت میں بیج نہ دی جائے وہاں کبھی بھی فصل نہیں اگتی اور اگر بیج میں اپج کی صلاحیت نہ ہو تب بھی نتیجہ منفی ہی نکلتا ہے۔

بچوں کی صحیح تربیت کے لئے عورت کے انتخاب کا بھی خیال رکھنا بے حد ضروری ہے کہ وہ صاحب عقیدہ' دیندار اور با اخلاق ہو کیونکہ ماں کی گود ہی بچہ کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے' وہ دودھ کے ساتھ ساتھ ماں کے عقیدہ و اخلاق کو بھی اپناتا ہے' کچھ لوگ اس پر زیادہ توجہ نہیں دیتے پھر دیکھنے میں آتا ہے کہ جس شخص کو اپنے عقیدہ توحید کی پختگی پر اعتماد و غیرت ہے وہ اپنی متاع حیات کی رضامندی میں دنیا کی سب سے متاع عزیز سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے توحید و اتباع سنت رسول ﷺ کی ساری غیرت و حمیت بیوی کی زلف گرہ گیر میں الجھ کر رہ جاتی ہے اور پھر پورا خاندان شرک و بدعات کی زنجیروں میں جکڑ اٹھتا ہے' اس کے برعکس کچھ صحیح العقیدۃ اور مسلک حق کے حامل لوگ مال و دولت اور شہرت کی ہوس میں اپنی موحدہ بیٹی کو کسی بدعقیدہ شخص کے یہاں بیاہ دیتے ہیں جس سے ان کی مسلکی غیرت کا جنازہ تو نکل ہی جاتا ہے بیٹی درگاہوں اور مزاروں کی خاک چاٹنے پر مجبور و بے بس ہو جاتی ہے ایسے لوگوں کو اللہ رب العالمین کا خوف کھانا چاہیئے یہ بیٹی کے ساتھ بہت بڑا دھوکہ ہے' اللہ رب العالمین انہیں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

اور سب سے اہم بات یہ کہ والدین و مربیان اپنے آپ کو ایک بہترین نمونہ اور اسوہ کے طور پر پیش کریں سچائی' دینی غیرت و حمیت' امانت داری' محبت' خودداری' عدل و انصاف' اخوت و ہمدردی' خیر خواہی' حق گوئی و بے باکی' صبر

واستقامت، شجاعت وبہادری کا نمونہ ہوں، نیک اوصاف کے حامل اور گندے کاموں سے دور رہیں.

یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ اب تک جو کوتاہیاں ہوئیں ان کا خمیازہ بھگتنے کے بعد اب لوگوں نے اس جانب توجہ دینا شروع کر دی ہے اور صدیوں سے چلی آرہی سرد مہری کی فضا بدل رہی ہے اور لاپرواہی و بے اعتنائی کا جمود ٹوٹ رہا ہے جس کی واضح مثال یہ ہے کہ بچوں کی تربیت کے موضوع پر کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جسے ایک اچھی پیش رفت کہا جا سکتا ہے یہاں چند ایسی کتابوں کے نام ذکر کئے جا رہے ہیں جو بچوں کی دینی تربیت میں بہت مفید ہیں:

تحفۃ الأسماء	شیخ غازی عزیر
اسلامی تربیت	شیخ عبدالوہاب حجازی
تہذیب اطفال	(اختصار وتہذیب تحفۃ المودود)
بچوں کی تربیت کیسے	شیخ انصار زبیر محمدی
اسلامی کہانیوں کے مفید سلسلے	نعیم احمد بلوچ

زیر نظر کتاب یگانہ روزگار، علامہ عصر، عظیم محدث ومجدد، امام البانی رحمہ اللہ کے شاگرد، مشہور عالم دین شیخ محمد جمیل زینو کی کتاب "کیف نربی أولادنا" کا ترجمہ ہے اس کتاب کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تادم تحریر

اس کے ۱۹ ایڈیشنز چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں، یہ ترجمہ انیسویں ایڈیشن کا ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ مؤلف نے اس میں تنقیح وتصحیح اور قابل قدر اضافہ کیا ہے، ترجمہ میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ زبان عام فہم اور سلیس ہو، اور کہیں کہیں ضرورت کے تحت وضاحت کی غرض سے قوسین کے درمیان کچھ اضافہ بھی کر دیا گیا ہے.

اس کتاب کی ترتیب وترجمہ میں جن احباب نے بھی ہمارا تعاون کیا ہے ہم ان کے شکر گذار ہیں بالخصوص ہمارے سب سے دیرینہ وفاضل دوست برادرم شیخ عبدالہادی محمدی مدنی صاحب کے بہت ہی ممنون ہیں کہ آں موصوف نے بڑی عرق ریزی سے پوری کتاب کا مراجعہ کیا اور قابل قدر مشوروں سے نوازا، اس کتاب کے ترجمہ میں رفیق کار وفاضل دوست برادرم انصار زبیر محمدی کی کتاب "بچوں کی تربیت کیسے" سے بھی مدد لی گئی ہے اس لئے ان کے بھی ہم شکر گذار ہیں. اللہ رب العالمین سب کو جزائے خیر دے اور اس کتاب کو مؤلف مترجم اور ناشر کے لئے صدقہ جاریہ بنائے آمین.

بچوں کی تربیت کے تعلق سے مذکورہ اصول وضوابط اور جو باتیں اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں اگر ان کا خیال رکھا جائے تو ایک صالح معاشرہ جنم لے گا، برائیاں ختم ہوں گی، اور دینی ماحول قائم ہوگا ان شاء اللہ. وما ذلک علی اللہ بعزیز.

مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِن الحمدَ لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله من شرور أنفسنا و سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادى لهٗ و أشهد الا اله الا الله و حده لا شريك له و أشهد أن محمدا عبده و رسولهٗ

أما بعد :

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد و مغفرت طلب کرتے ہیں، ہم اپنے نفس کی برائیوں اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے ورسول ہیں۔ اما بعد:

تربیت اولاد کا موضوع بہت ہی اہم موضوع ہے، آباء و اولاد دونوں کی مصلحتیں اس میں مضمر ہیں، یہی نہیں بلکہ اس پر معاشرہ وسماج کے مستقبل کا دارومدار ہے، یہی وجہ ہے کہ بچوں کی تربیت پر اسلام نے کافی زور دیا ہے، خود ہمارے رسول اکرم ﷺ جنہیں اللہ تعالی نے پوری انسانیت کا معلم ومرشد بنا کر بھیجا تھا، اسے کافی اہمیت بخشی ہے تاکہ دنیا وآخرت کی سعادت میسر ہوسکے۔

قرآن مجید کے اندر جس میں ہماری اصلاح و بہبود ہے اللہ نے بہت ہی مفید تربیتی قصے بیان کئے ہیں، جیسے لقمان حکیم کی اپنے بیٹے کو وصیت، اور یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو اپنے چچازاد بھائی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بچپن ہی سے عقیدۂ توحید کا درس دے رہے ہیں۔

ان چیزوں کے علاوہ والدین، بچوں کی ذمہ داریاں اور دیگر امور اس کتاب کے اندر محترم قاری کو ملیں گی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس کتاب سے قارئین کرام کو فائدہ پہنچائے اور اس کوشش کو خالص اپنے لئے بنائے۔ آمین۔

مؤلف

لقمان حکیم کی وصیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ﴾

[لقمان: ١٣]

یعنی جب لقمان نے وعظ کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے فرمایا، (یہ چند مفید وصیتیں ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے لقمان حکیم سے بیان فرمایا ہے)

١۔ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ [لقمان: ١٣]

اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے.

یعنی اللہ کی عبادت میں شرک سے دور رہنا جیسے مردوں اور غائب لوگوں کو پکارنا، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ) کہ دعا ہی عبادت ہے [ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے].

اور جب اللہ رب العالمین کا یہ قول نازل ہوا: ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ ؛[الأنعام: ٨٢]

یعنی جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو شرک سے مخلوط نہیں کئے؛

تو یہ بات مسلمانوں پر گراں گزری، اور کہا کہ ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے اوپر ظلم نہیں کیا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بات یہ نہیں ہے بلکہ ظلم

سے مراد شرک ہے، کیا تم نے لقمان کی اپنے بیٹے سے یہ وصیت نہیں سنی، يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (بخاری ومسلم)

یعنی اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے .

٢۔ ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ، وَّفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ﴾ [لقمان: ١٤]

ترجمہ: "اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق نصیحت کی، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا، اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے، کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے"؛

اللہ کا اپنی عبادت کی وصیت کے ساتھ ساتھ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کا ذکر کرنا اس بات کا متقاضی ہے کہ اولاد پر والدین کے بڑے حقوق ہیں، ماں تکلیف اٹھا کر اپنے بچے کو حمل میں رکھتی ہے، جبکہ باپ خرچ کا ذمہ دار ہوتا ہے بنا بریں وہ اپنے بچے سے شکر اور حسن سلوک کے مستحق ہیں.

٣۔ ﴿وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا، وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ، ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [لقمان: ١٥]

ترجمہ: اور اگر وہ دونوں تجھ پر یہ دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے

علم نہ ہو، تو ان کا کہنا مت ماننا، ہاں دنیا میں ان دونوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا، اور اس کی راہ چلنا جو میرا تابعدار ہو، تم سب کو ہماری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں تمہارے اعمال سے خبردار کرونگا؛؛

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے: ''کہ اگر (مشرک)ماں باپ کی شدید تر خواہش ہو کہ تم ان کے دین کی پیروی کرو، تو ان کی بات کو قبول مت کرنا، لیکن ان کے ساتھ دنیا میں حسن سلوک سے باز نہ رہنا، اور مؤمنوں کی راہ پر چلنا''.

اس کی تائید نبی اکرم ﷺ کے اس قول سے ہوتی ہے:

" لَاطَاعَةَ لِأَحَدٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ ، اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ " (بخاری ومسلم)

''اللہ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہوگی، صرف بھلائی میں اطاعت ہوگی''.

٤ - ﴿ یٰا بُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ، اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴾

[لقمان:١٦] ترجمہ: پیارے بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ بھی خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائیگا، اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے .

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ظلم یا گناہ اگرچہ رائی کے دانے کے برابر ہو اللہ تعالیٰ جب عدل کے لئے میزان قائم کرے گا، اسے ضرور بضرور حاضر کریگا، اور اس پر فیصلہ کریگا، اگر خیر ہے تو خیر، اور اگر شر ہے تو شر.

٥ - ﴿ یَا بُنَیَّ أَقِمِ الصَّلاةَ ﴾

ترجمہ: '' اے میرے پیارے بیٹے صلاۃ (نماز) قائم رکھنا''

یعنی صلاۃ کو اس کے ارکان، فرائض وواجبات کے ساتھ اول وقت میں ادا کرنا.

٦ - ﴿ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾

ترجمہ: ''معروف (اچھے کام) کا حکم دیتے رہنا، اور برے کاموں سے منع کرتے رہنا، (یعنی اپنی طاقت بھر نرمی ودلجوئی کے ساتھ).

٧ - ﴿ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا أَصَابَكَ ، اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾

ترجمہ: ''اور جو مصیبت تم پر آجائے اس پر صبر کرنا، یہ عزیمت والوں کا کام ہے''.

یعنی لوگوں کی تکلیفوں پر صبر کرنا عزم وہمت اور حوصلہ کا کام ہے .

گویا لقمان حکیم کو اس بات کا علم تھا کہ معروف کا حکم دینے والوں اور برائی سے روکنے والوں کو ضرور لوگوں سے اذیت پہنچے گی اس لئے صبر کا حکم دیا.

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

''وہ مؤمن جو لوگوں میں رہتا ہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے اس مؤمن سے

افضل ہے جو لوگوں سے دور رہتا ہے اور ان کی اذیتوں پر صبر نہیں کرتا۔ [صحیح، امام احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے]

۸۔ ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ﴾ "لوگوں سے اپنا منہ نہ پھیر"۔

لوگوں سے بات چیت کے دوران انہیں حقیر سمجھتے ہوئے کبر و نخوت میں منہ نہ پھیر، بلکہ دلجوئی کر اور خندہ پیشانی سے باتیں کر۔

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: (تم صدقہ کرو) گرچہ وہ صدقہ اپنے بھائی سے شگفتہ (کھلے ہوئے) چہرہ کے ساتھ ملاقات ہی کیوں نہ ہو، اور ازار (کپڑوں) کو ٹخنے سے نیچے رکھنے سے پرہیز کرو، کیونکہ وہ تکبر ہے، اور تکبر اللہ کو پسند نہیں ہے۔ [صحیح، امام احمد نے روایت کیا ہے]

اور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: (مسلمان) سے ہنس کر ملنا بھی صدقہ ہے۔ (صحیح، سنن ترمذی وغیرہ)

۹۔ ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾: "زمین پر اترا کر نہ چل"۔

یعنی تکبر، سرکشی اور گھمنڈ میں نہ چل کیونکہ اللہ ان چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱۰۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ متکبر اور شیخی خور کو پسند نہیں کرتا ہے"۔

۱۱۔ ﴿وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ﴾ "اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر" یعنی نہ بہت سست اور نہ ہی بہت تیز بلکہ درمیان کی چال چلو۔

۱۲۔ ﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ﴾ "اور اپنی آواز پست کر" یعنی مبالغہ آرائی نہ کر اور نہ ہی بلند آواز سے باتیں کر، کیونکہ:

۱۳۔ ﴿إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾

ترجمہ: "آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ آوازوں میں سب سے قبیح آواز گدھے کی ہے، یعنی جو بلند آواز سے باتیں کرتا ہے اس کی تشبیہ گدھے سے دی گئی ہے، ساتھ ہی وہ اللہ کے نزدیک مبغوض بھی ہے، گدھے سے تشبیہ کرختگی آواز کی حرمت اور حد درجہ مذمت کا تقاضا کرتی ہے، اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

۱۔ کہ ہمارے لئے بری مثال نہیں ہے، اپنے عطیہ (ہدیہ وغیرہ) کو لوٹانے والا اس کتے کی مانند ہے جو قے کر کے پھر اسے کھاتا ہے۔ (بخاری)

۲۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مرغ کو بانگ دیتے ہوئے سنو تو اللہ کا فضل طلب کرو، کیونکہ اس نے کسی فرشتے کو دیکھنے کے بعد بانگ لگائی ہے، اور جب گدھے کا ہینگنا سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آیات کے چند فوائد

۱۔ باپ کی طرف سے بیٹے کے لئے ایسی جامع وصیت کی مشروعیت جس میں دنیا وآخرت کی بھلائی مضمر ہو۔

۲۔ وصیت کی ابتدا توحید کی اہمیت اور شرک کی مذمت سے ہونا چاہئے کیونکہ شرک ایسا ظلم ہے جو اعمال کو برباد کر دیتا ہے۔

۳۔ اللہ کا شکر واحسان اور والدین کا شکر نیز ان دونوں کی خدمت وحسن سلوک کا وجوب۔

۴۔ والدین کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیں' اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت صرف معروف میں ہوگی۔ (بخاری ومسلم)

۵۔ موحدین کے طریقے کا اتباع واجب، اور بدعتیوں کے طریقے سے اجتناب ضروری ہے۔

۶۔ اللہ تعالی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے، اور نیکی وبرائی خواہ کتنی ہی چھوٹی یا کم ہو اسے حقیر نہیں جاننا چاہئے۔

۷۔ صلاۃ کو ارکان وواجبات اور اعتدال کے ساتھ پڑھنا فرض ہے۔

۸۔ علم ومعرفت کے بعد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا جائے، جس میں حکمت وموعظہ حسنہ کے ساتھ ساتھ حسب طاقت نرمی برتی جائے 'اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: جو تم میں سے کسی منکر کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں ہے تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے روکنے کی طاقت نہیں ہے تو دل سے اس کو برا جانے، اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (صحیح مسلم)

۹۔ دعوت دین کی راہ میں مصیبت پر صبر کرنا۔

۱۰۔ چلنے میں تکبر وگھمنڈ کی حرمت۔

۱۱۔ چلنے میں اعتدال مطلوب ہے، نہ بہت تیز چلنا چاہئے اور نہ ہی بہت سست۔

۱۲۔ ضرورت سے زیادہ آواز اونچی نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ وہ گدھے کی عادت ہے۔

۱۳۔ ہر معاملہ میں میانہ روی اختیار کی جائے۔

نبی اکرم ﷺ کی چند اہم وصیتیں

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن آپ ﷺ کے پیچھے تھا، تو آپ نے فرمایا: اے بچے میں تمہیں چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں:۔

۱۔ اللہ کو یاد رکھو وہ تمہیں یاد رکھے گا۔

یعنی اللہ کے احکامات کی پابندی کرو، اور اس کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کرو، وہ تمہاری دنیا وآخرت میں حفاظت فرمائیگا۔

۲۔ اللہ کو یاد رکھو تم اسے اپنے آگے آگے پاؤ گے۔

یعنی اللہ کے حدود کا خیال رکھو، اور اس کے حقوق کی رعایت کرو، وہ تمہیں توفیق دے گا نیز تمہاری مدد کریگا۔

۳۔ جب تمہیں مانگنا ہو تو صرف اللہ سے مانگو، اور جب تمہیں مدد طلب کرنا ہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو

۴۔ اور یقین کرو اگر پوری دنیا تمہیں کوئی فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائے تو اس سے زیادہ فائدہ ہرگز ہرگز نہیں پہنچا سکتی جتنا اللہ نے تمھارے مقدر میں لکھ دیا ہے، اور اگر پوری دنیا تمہیں نقصان پہنچانے پر اکٹھی ہو جائے تو اس سے زیادہ نقصان ہرگز ہرگز نہیں پہنچا سکتی جتنا اللہ نے لکھ دیا ہے. (یعنی اچھی اور بری تقدیر پر مکمل ایمان)

۵۔ قلم اٹھالیا گیا، اور صحیفے بند کر دیئے گئے. [اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے]

یعنی اسباب کو عمل میں لاتے ہوئے اللہ پر بھروسہ کرنا، جیسا کہ آپ ﷺ نے اونٹنی کے مالک سے فرمایا تھا: ''پہلے اونٹنی کو باندھ دو پھر اللہ پر بھروسہ کرو.'' [حسن ہے ترمذی] اور سنن ترمذی کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں بھی ہے۔

۶۔ خوشحالی میں اللہ کو پہچانو، وہ تمہیں پریشانی میں یاد رکھے گا۔

یعنی اللہ کے حقوق کو خوشحالی میں ادا کرو، وہ تمہیں مصیبت میں نجات دے گا۔

۷۔ اور اس بات پر پختہ یقین کرو کہ جو چیز تمہیں نہیں ملی وہ تمہارے نصیب میں نہیں تھی، اور جو تمہارے نصیب میں ہے وہ تمہیں مل کر رہے گی۔

۸۔ اور یقین کرو کہ مدد صبر کے بعد ہے۔

۹۔ اور ہر مصیبت میں کشادگی ونجات پنہاں ہے۔

۱۰۔ اور ہر سختی کے بعد آسانی ہے۔

حدیث کے چند فوائد

۱۔ رسول اکرم ﷺ کی بچوں سے محبت وشفقت، آپ ﷺ کا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کرنا، اور ان کی توجہ کے لئے اے بچے کہہ کر پکارنا تاکہ وہ متنبہ ہوں (محبت وشفقت پر دلالت کرتا ہے)، پھر آپ ﷺ نے انہیں مختصر مگر نہایت

ہی جامع وصیت فرمائی ۔

۲۔ بچوں کو اللہ کی اطاعت کا حکم دینا، اور اس کی نافرمانیوں سے دور رکھنا، دنیا و آخرت کی سعادت کا ضامن ہے۔

۳۔ جو مؤمن خوشحالی میں اللہ اور لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کرتا ہے اللہ اسے مصیبتوں سے نجات دیتا ہے۔

۴۔ بچوں کے دلوں میں عقیدہ توحید اور توکل کو پختہ کرنا والدین اومربیان کی ذمہ داری ہے۔

۵۔ اچھی اور بری تقدیر پر پختہ ایمان کو بچوں کے دلوں میں پیوست کرنا۔

۶۔ بچوں کی نیک فالی پر تربیت کرنا تا کہ ان کے اندر بہادری اور امید پیدا ہو اور امت کا سپاہی بن سکیں۔

۷۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو ہر معاملہ میں صبر کا درس دیا کیونکہ صبر، فتح ونصرت کے اہم اسباب میں سے ہے۔

۸۔ آپ ﷺ نے رہنمائی فرمائی کہ ہر مصیبت کے بعد کشادگی و آرام ہے بالخصوص اگر دعا شامل ہو جائے۔

۹۔ آپ ﷺ نے یہ خوشخبری دی کہ ہر سختی کے بعد آسانی ہے۔

ارکان اسلام

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:۔

۱۔ شَهادَةُ ألا اِلهَ اِلاّ الله وأن محمد اً رسولُ الله .

یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، جن کی اطاعت واجب ہے۔

۲۔ واِقامِ الصَّلاۃِ: یعنی صلاۃ: اس کے ارکان وواجبات اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا۔

۳۔ واِیتاءِ الزَّکاۃِ: زکاۃ ادا کرنا، زکوۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب کسی کے پاس ۸۵ گرام سونا یا ۵۹۵ گرام (ساڑھے باون تولہ) چاندی ہو یا اس کے برابر کوئی نقدی ہو اور ایک سال گزر جائے تو ڈھائی فیصد زکاۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

۴۔ وَحَجِّ اَلْبَیْتِ: بیت اللہ کا حج، جو صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

۵۔ وَصَوْمِ رَمَضَانَ: رمضان کے صوم (روزے)۔ (کھانے، پینے، جماع اور صوم توڑ دینے والی تمام چیزوں سے فجر صادق سے لیکر غروب آفتاب تک صوم کی نیت سے رک جانے کا نام صوم ہے)۔

حدیث کے چند فوائد

۱۔ توحید کی شہادت اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں' نہ ہی اللہ کے سوا کسی کو پکاریں، اور یہ کہ ہم اس کی عبادت مشروع طریقے سے کریں، اور اس کی شریعت جو کہ قرآن وحدیث سے ماخوذ ہے کے مطابق فیصلہ کریں۔

۲۔ رسالت کی شہادت کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ہر حکم کی اطاعت کریں اور آپ ﷺ کی تمام باتوں کی تصدیق کریں، اور جس سے آپ ﷺ نے منع فرمادیا ہے اس سے رک جائیں، کیونکہ آپ ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

ارکان ایمان

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

۱۔ الإِيمَانُ أَنْ تُؤمِنَ بِاللّٰهِ : ۔ اللہ پر ایمان یعنی اس کی ذات' اسماء و صفات اور عبادت میں اس کی وحدانیت پر ایمان۔

۲۔ وَمَلَائِكَتِهِ: ۔ اور اس کے فرشتوں پر ایمان، فرشتے اللہ (کی مخلوق ہیں جو) اللہ کے اُحکامات کی تنفیذ کے لئے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

۳۔ وَكُتُبِهِ : ۔ اور اس کی کتابوں پر ایمان، یعنی تورات، زبور، انجیل (صحف موسیٰ وابراہیم) اور قرآن جو سب کا ناسخ اور سب سے افضل کتاب ہے ان سب کتابوں پر ایمان لانا۔

۴۔ وَرُسُلِهِ : ۔ اور اس کے رسولوں پر ایمان، سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام، اور سب سے آخری اور سب سے افضل رسول محمد ﷺ ہیں۔

۵۔ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ۔ یوم آخرت پر ایمان، یعنی لوگوں کے حساب کتاب کے دن پر ایمان۔

۶۔ وَأَنْ تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ : ۔ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان، یعنی اسباب کو عمل میں لاتے ہوئے تقدیر کے فیصلے پر راضی رہنا۔

حدیث کے چند فوائد

۱۔ اللہ پر ایمان: جو اطمینان وراحت اور دخول جنت کا سبب ہے۔

۲۔ فرشتوں پر ایمان: عمل پر ابھارتا ہے، فرشتوں کی خلقت کے مقاصد میں سے بندوں کے اُعمال لکھنا بھی ایک مقصد ہے۔

۳۔ کتابوں اور رسولوں پر ایمان: علم وہدایت پر ابھارتا ہے۔

۴۔ یوم آخرت پر ایمان: عمل صالح پر ابھارتے ہوئے نفس کے محاسبہ پر زور دیتا ہے۔

۵۔ اور تقدیر پر ایمان: اللہ کی طرف سے مقدر کردہ خیر وشر پر راضی رہنا سکھاتا ہے۔

اللہ عرش پر ہے

قرآن کریم، احادیث صحیحہ، عقل سلیم اور فطرت سلیمہ یہ تمام چیزیں اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ اللہ تعالی کی ذات مبارکہ عرش پر ہے۔

۱۔ اللہ کا ارشاد ہے (الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى) رحمٰن عرش پر مستوی ہے۔ [طہ:۵] استوی: علا وارتفع کے معنی میں ہے یعنی بلند ہوا، جیسا کہ صحیح بخاری میں تابعین کرام سے اس کی تفسیر وارد ہوئی ہے۔

۲۔ حجۃ الوداع کے موقع پر یوم عرفہ کو اللہ کے رسول ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: (أَلَاهَلْ بَلَّغْتُ؟) کیا میں نے دین پہنچا نہیں دیا، صحابہ کرام نے کہا: ضرور، پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے فرمایا: (اللھم اشھد) یعنی اے اللہ تو اس بات پر گواہ رہ۔ (مسلم)

۳۔ مصلی سجدہ میں (سبحان ربی الاعلی) کہتا ہے، اور دعا کے وقت اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتا ہے۔

۴۔ اگر بچوں سے سوال کیا جائے کہ اللہ کہاں ہے؟ تو وہ اپنی فطرت سلیمہ سے جواب دیں گے کہ اللہ آسمان پر ہے۔

۵۔ اللہ تعالی فرماتا ہے (وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ) [الانعام:۳] اور وہ اللہ آسمانوں پر ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ: تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے جو گمراہ فرقہ جہمیہ کا ہے کہ اللہ ہر جگہ ہے، اللہ ان کی غلط باتوں سے پاک وبرتر ہے۔

اور آیت میں "فی السماوات" کا معنی "علی السماوات" ہے، یعنی اللہ کی ذات آسمانوں پر ہے۔ لیکن اپنے علم سے وہ ہمارے ساتھ ہے، ہماری باتیں سنتا ہے اور ہمیں دیکھتا ہے، اور اس کی ذات عرش پر ہے۔

مربی حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو مفید اور بامقصد قصے سنائیں، معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک لونڈی تھی جو احد (پہاڑ) اور جوانیہ میں ہماری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں معلوم کرنے کے لئے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بھیڑیا ایک بکری کو اٹھا لے گیا، انسان ہونے کے ناطے دوسرے لوگوں کی طرح غصہ آیا اور میں نے لونڈی کو ایک تھپڑ رسید کردیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جب میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے اسے غلط قرار دیا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیوں نہ میں اسے آزاد کردوں؟ آپ ﷺ نے لونڈی کو اپنے پاس طلب کیا، اور اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ لونڈی نے کہا: آسمان پر، پھر آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ

کے رسول (ﷺ) ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کردو یہ ایمان والی یعنی مومنہ ہے۔[مسلم، أبوداود].

حدیث کے چند فوائد

۱۔ صحابہ کرام معمولی بات میں بھی رسول اکرم ﷺ کی طرف رجوع کرتے تھے تاکہ اس کے متعلق اللہ کا حکم معلوم کرسکیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیت پر عمل کرتے ہوئے صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے فیصلہ لینا چاہئے:

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾[النساء:٦٥].

ترجمة: اے رسول (ﷺ): تیرے رب کی قسم اس وقت تک لوگ مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپسی اختلافات میں آپ کو حکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلہ آپ ان میں کردیں اس سے ان کے دلوں میں کسی طرح کی تنگی نہ ہو اور اس کے سامنے سرتسلیم خم کردیں۔

۳۔ لونڈی کو مارنے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کا صحابی پر انکار کرنا اور اسے برا سمجھنا۔

۴۔ کافر کے علاوہ صرف مؤمن غلام کو آزاد کرنا چاہئے، کیونکہ اللہ کے

رسول ﷺ نے لونڈی کو آزاد کرنے سے پہلے اس کا امتحان لیا، اور جب آپ ﷺ کو اس کے ایمان کا علم ہوا تو اسے آزاد کرنے کا حکم دیا، یعنی اگر وہ کافر نکلتی تو آزاد کرنے کا حکم نہ دیتے۔

۵۔ توحید کے متعلق سوال ضروری ہے، اور اس بات کا عقیدہ کہ اللہ عرش پر ہے ایمان کی پہچان ہے۔

۶۔ اللہ کے متعلق سوال کرنا کہ وہ کہاں ہے مشروع اور سنت ہے جیسا کہ لونڈی سے آپ ﷺ نے سوال کیا۔

۷۔ مذکورہ سوال کا یہ جواب دینا کہ اللہ آسمان پر ہے مشروع ہے کیونکہ آپ ﷺ نے لونڈی کے جواب کو درست قرار دیا، نیز قرآن سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ ﴾ [الملك: ٦١]

ترجمة: "کیا تم اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ جو آسمان پر ہے وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے"۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

۸۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ آسمان پر ہے صحت ایمان کی دلیل ہے، اور اسکا عقیدہ رکھنا ہر مؤمن پر واجب ہے۔

۹۔صحت ایمان کی دوسری دلیل محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔

۱۰۔اس حدیث میں ان لوگوں کی تردید ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے، حق یہ ہے کہ اللہ ہمارے ساتھ اپنے علم سے ہے، اپنی ذات سے ہرگز نہیں۔

۱۱۔رسول اللہ ﷺ کا لونڈی کو امتحان کے لئے طلب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو غیب کا علم نہیں تھا، اس میں ان جاہلوں پر رد ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ کو غیب کا علم تھا، اسی لئے اللہ تعالی اپنے نبی کو اس بات کا حکم دے رہا ہے کہ وہ لوگوں میں منادی کرادیں کہ: ﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَّلاضَرّاً اِلا مَاشَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَامَسَّنِيَ السُّوْءُ، اِنْ أَنَا اِلَا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ [الاعراف: ۱۸۸]

ترجمة: آپ (ﷺ) فرمادیجئے کہ میں خود اپنی ذات کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو، اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا، میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔

والدین اور اولاد کے لئے نبی اکرم ﷺ کی وصیتیں

۱۔اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ”كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالِاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَاوَهِيَ مَسْئولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“ [بخاری و مسلم]

ترجمہ: ہر انسان نگہبان ہے، اور اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے، حکمران نگہبان ہے اور اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے، آدمی اپنے گھر کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اپنی رعایا کی ذمہ دار ہے، نوکر اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی نگہبانی کا ذمہ دار ہے۔(سب سے ان کی ذمہ داریوں کے متعلق باز پرس ہوگی)

۲۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا: أيُ الذَنبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ أنْ تَجْعَلَ للهِ نِداً وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ ثُمَ أيٌ، قَالَ: أنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ، ثُم أيٌّ، قَالَ: أنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ“ [متفق عليه]

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا، میں نے کہا پھر کون سا گناہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم بچوں کو کھلانے کے ڈر سے قتل کردو، میں نے کہا پھر کون سا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم اپنی پڑوسن کے ساتھ زنا کرو.

۳۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: کہ اللہ سے ڈرو اور اولاد کے درمیان عدل سے کام لو. (بخاری و مسلم).

۴۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ہر بچہ دین فطرت (توحید) پر پیدا ہوتا ہے مگر اسکے ماں باپ اسے یہودی، یا نصرانی، یا مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے کہ جانور صحیح وسالم بچہ جنم دیتا ہے، تو کیا اس میں کوئی عیب نظر آتا ہے؟

۵۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے، وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو گویا خود اپنے باپ کو گالی دیتا ہے، وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے، تو گویا خود اپنی ماں کو گالی دیتا ہے. (متفق علیہ)

۶۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے حسن سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں، پھر اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں، پھر اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں، پھر اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ. (بخاری ومسلم] (اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے)

والدین ومعلم کی ذمہ داری

اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ [التحریم:٦] ترجمہ: "اے ایمان والو: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ."

والدین و(سرپرست) اور اساتذہ ، اصلاح معاشرہ اور بچوں کی تربیت کے بارے میں اللہ کے ہاں جواب دہ ہیں، اگر بہترین تربیت کی تو وہ بھی اور بچے بھی دنیا وآخرت میں سعادت سے بہرہ ور ہونگے ، اور اگر ان کی تربیت میں کوتاہی برتی تو بچے بد بخت ہو جائیں گے، اور ان کا گناہ ان پر ہوگا، کیونکہ حدیث میں ہے: "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ". ترجمہ: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے" (متفق علیہ)

معلم ومربی کے لئے نبی کریم ﷺ کی طرف سے بہت ہی عظیم خوشخبری ہے (آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا):

(فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)

ترجمہ: "اللہ کی قسم: اگر اللہ نے تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے.

اور والدین کے لئے اس صحیح حدیث کے مطابق بشارت ہے کہ:

" اِذَا مَاتَ الانْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلامِنْ ثَلاثٍ : صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ "[مسلم]

ترجمة: ''جب انسان مرجاتا ہے تو تین اعمال کے سوا تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں: ۱۔صدقہ جاریہ۔۲۔نفع بخش علم۔۳۔نیک اولاد جو والدین کے لئے دعا کرتی رہے۔

اس لئے مربی وسرپرست کو سب سے پہلے اپنی اصلاح کرنا چاہیئے، کیونکہ اولاد کیلئے آپ نمونہ ہیں اور اولاد کے نزدیک بہتر عمل وہ ہے جو آپ کرتے ہیں، اور قبیح وہ ہے جسے آپ نے چھوڑ دیا، لہٰذا اولاد کے سامنے استاد اور والدین کا بہترین سلوک ہی ان کی سب سے بہترین تربیت ہے۔

استاذ کی ذمہ داری

۱۔ بچے کی تعلیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) سے شروع کی جائے اور جب وہ بڑا ہوجائے تو اس کا معنی سمجھایا جائے یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ بچے کے دل میں اللہ کی محبت اور اس پر ایمان کا عقیدہ پیوست کیا جائے کیونکہ اللہ ہی ہمارا خالق، رازق، اور فریادرس ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک

وساجھی نہیں۔

۳۔ بچوں کو یہ تعلیم دی جائے کہ وہ صرف اللہ سے مانگیں اور صرف اسی سے مدد طلب کریں، جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کو سکھایا تھا:" اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللهَ وَاِذا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ." (ترمذی) یعنی ''سوال کرتے وقت صرف اللہ سے سوال کرو، اور مدد کے وقت صرف اللہ سے مدد طلب کرو''.

حرام وغلط کاموں سے منع کرنا

۱۔ بچوں کو کفر، گالی، لعنت وملامت، اور بے ہودہ کلامی سے منع کیا جائے، اور انہیں نرمی سے یہ سمجھایا جائے کہ کفر حرام ہے اور خسارہ ودخول جہنم کا سبب ہے، نیز یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کے سامنے اپنی زبانوں کی حفاظت کریں تاکہ ہم ان کے لئے بہترین نمونہ بن سکیں۔

۲۔ بچوں کو اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے ڈرایا جائے، اللہ کے سوا مردوں کو پکارنا اور ان سے مدد طلب کرنا بھی شرک ہے، وہ بھی اللہ ہی کے بندے ہیں جو نفع ونقصان کے ذرہ برابر بھی مالک نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ، فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذاً مِّنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ [یونس: ۱۰۶]

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو، وہ نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

۳۔ بچوں کو جوئے اور اسکی تمام قسموں سے روکا جائے جیسے قسمت آزمائی اور شطرنج کا کھیل وغیرہ گرچہ تسلی ہی کے لئے کیوں نہ ہوں، کیونکہ یہ تمام چیزیں جوئے کی طرف لے جانے والی ہیں، اور عداوت کا سبب بنتی ہیں، نیز ان میں مال اور وقت کے خسارے کے ساتھ ساتھ صلاتوں کا ضیاع بھی ہے۔

۴۔ بچوں کو فحش رسالوں، ننگی تصویروں، پولیس کی جھوٹی کہانیوں اور جنسی قصوں سے منع کیا جائے، ٹیلی ویژن اور فلم بینی سے منع کیا جائے، کیونکہ ان چیزوں سے بچوں کے اخلاق و مستقبل کو نقصان پہنچتا ہے۔

۵۔ بچوں کو سگریٹ نوشی سے منع کیا جائے اور انہیں سمجھایا جائے کہ ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سگریٹ جسم کو نقصان پہنچاتا ہے، کینسر پیدا کرتا ہے، دانتوں کو کمزور کرتا ہے، بدبودار ہے، سینے اور پھیپھڑوں کے لئے بہت ہی نقصان دہ ہے، اس میں کوئی فائدہ نہیں، اس کا پینا اور بیچنا دونوں حرام ہے، اس کے بدلے پھل فروٹ، چیونگم، اور ٹافی وغیرہ کھانے کی نصیحت کی جائے۔

۶۔ بچوں میں ہمیشہ زبانی اور عملی طور پر سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے، یعنی ہم ان کے سامنے بطور مذاق بھی جھوٹ نہ بولیں، اور جب ان سے کسی چیز کا وعدہ

کریں تو اسے پورا کریں، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: " آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ " [بخاری و مسلم]

ترجمہ: ''منافق کی تین علامتیں ہیں: ۱۔ بات کرے تو جھوٹ بولے، ۲۔ وعدہ کرے تو توڑ دے، ۳۔ امانت رکھی جائے تو خیانت کر جائے۔

۷۔ ہم اپنے بچوں کو حرام مال نہ کھلائیں، جیسے رشوت، سود، اور دھوکہ دہی کا مال وغیرہ، کیونکہ ایسے تمام مال انسان کو بدبخت، سرکش اور نافرمان بنانے کا سبب ہیں۔

۸۔ بچوں کو ہلاکت کی بددعا نہ کریں اور نہ ہی انہیں غصے سے پکاریں، کیونکہ کبھی کبھی بددعا بھی قبول ہو جاتی ہے، اور بسا اوقات ان کی گمراہی کا سبب بھی بن سکتی ہے، بہتر یہ ہے کہ ہم بچے سے یہ کہیں: " أصلحك الله " اللہ تیری اصلاح فرمائے، " هداك الله " اللہ تجھے ہدایت دے۔

صلاۃ کی تعلیم

۱۔ بچوں کو بچپن ہی سے صلاۃ کی تعلیم دینا چاہئے تاکہ بڑے ہو کر اس کی پابندی کریں، کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: " عَلِّمُوْا أَوْلَادَكُمُ الصَّلٰوةَ ! إِذَا بَلَغُوْا سَبعاً، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوْا عَشْراً، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ الْمَضَاجِعِ ".

[أبو داؤد] ترجمہ: ''بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں صلاۃ کی تعلیم دو

اور جب دس سال ہونے پر نہ پڑھیں تو انہیں مارو، اور ان کے بستر بھی الگ کردو.

تعلیم کا طریقہ یہ ہو کہ ان کے سامنے وضو کیا جائے، اور صلاۃ قائم کی جائے، اور انہیں مسجد لے جایا جائے، اور ایسی کتاب پڑھنے کی رغبت دلائی جائے جس میں صلاۃ کی کیفیت بیان کی گئی ہو، تاکہ پورا خاندان صلاۃ کے احکام سیکھ لے، یہ والدین اور استاد کی ذمہ داری ہے، اس میں کوتاہی کے بارے میں اللہ کے یہاں جوابدہ ہوں گے.

۲۔ بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دی جائے، جس کے لئے سورۃ فاتحہ اور چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کروائی جائیں، التحیات للہ یاد کروائی جائے، قرآن وحدیث اور تجوید کے لئے خاص استاد رکھا جائے.

۳۔ بچوں کو صلاۃ جمعہ اور مسجدوں میں باجماعت صلاۃ پڑھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے، اگر غلطی کریں تو پیارے انداز میں نصیحت کی جائے، سرزنش اور جھڑپ سے دور رہا جائے کہ وہ صلاۃ ہی نہ چھوڑ دیں جس کی وجہ سے ہم گنہگار ہوں.

۴۔ بچوں کو صلاۃ کے احکام، شروط، واجبات، سنن وآداب، اذکار، نیز صلاۃ کو باطل کردینے والی چیزوں کی تعلیم دی جائے.

۵۔ بچوں کو سات سال ہی کی عمر میں صوم کی عادت ڈالی جائے تاکہ بلوغت کے بعد اس کا التزام کریں.

پردہ

۱۔ بچیوں کو بچپن ہی سے پردہ کی رغبت دلائی جائے تاکہ بڑی ہوکر پردہ کی پابندی کریں، انہیں چھوٹے چھوٹے کپڑے نہ پہنائے جائیں، نہ ہی پتلون اور شرٹ پہنائی جائے کیونکہ اس میں مردوں نیز کافروں کی مشابہت ہے، اور نوجوانوں کے لئے فتنہ ہے، اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ جب سات سال کی ہوجائیں تو سر پر دوپٹہ رکھنے کا حکم دیں، اور جب بالغ ہوجائیں تو چہرہ ڈھانکنے کا حکم دیں اور انہیں ساتر لمبا اور کشادہ لباس پہنائیں اسی میں شرف وحشمت ہے. ارشاد ربانی ہے :

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ [الأحزاب: ٥٩]

ترجمة: "اے نبی: اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی چادریں نیچی ڈال لیا کریں یہ ان کے لئے باعث شناخت ہوگا تاکہ انہیں تکلیف نہ دی جائے".

اللہ تعالیٰ نے مؤمن عورتوں کو بے پردگی اور نمائش سے منع کیا ہے. ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾ [الأحزاب: ٣٣]

ترجمة: اور جاہلیت والی زیب وزینت کا اظہار نہ کیا کریں.

۲۔ اولاد کو اس بات کی وصیت کی جائے کہ لڑکا اور لڑکی الگ الگ لباس کا التزام کریں تاکہ ایک جنس کی دوسرے سے تمیز ہو سکے، اور انہیں یہ بھی وصیت کی جائے کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسری قوموں سے مشابہت والے لباس نہ پہنیں، جیسے پتلون وغیرہ کیونکہ یہ سب نقصان دہ عادات ہیں. صحیح حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:: "لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَلَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلاتِ مِنَ النِّسَاءِ" [بخاری] ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ نے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں، اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں، اور ہیجڑے بننے والے مردوں پر اور ان عورتوں پر جو مردوں کی شکل وصورت اختیار کرتی ہیں لعنت کی ہے.

اور آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" [یہ حدیث صحیح ہے ابوداؤد نے روایت کیا ہے] ترجمہ: "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی قوم میں شمار ہوگا".

اخلاق وآداب

۱۔ بچوں کو اس بات کا عادی بنایا جائے کہ لین دین، کھانے پینے، اور بھلائی کے ہر کام میں داہنا ہاتھ استعمال کریں، کھانے پینے کے بارے میں یہ بتایا جائے کہ بیٹھ کر کھائیں پیئیں، اور کھانے پینے سے قبل "بسم اللہ" پڑھیں، اور فارغ

ہونے پر "الحمد للہ" کہیں.

۲۔ بچوں کو صفائی ستھرائی کی عادت ڈالی جائے' ناخن تراشیں، کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ دھوئیں، انہیں استنجاء کا طریقہ بتایا جائے، تاکہ وہ خود نیز ان کے کپڑے پاک وصاف رہیں، اور صلاۃ درست ہو.

۳۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بچوں کو خاموشی نیز نرمی سے نصیحت کریں، غلطی پر سب کے سامنے نہ ٹوکیں نہ بے عزتی کریں، اس کے باوجود اگر وہ سرکشی پر اصرار کریں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم تین دنوں تک ان سے بات چیت بند کردیں.

۴۔ اذان کے وقت بچوں کو خاموش رہنے اور جواب دینے کا حکم دیا جائے، پھر رسول اکرم ﷺ پر درود اور اذان کی یہ دعا پڑھی جائے:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّداً الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً الَّذِي وَعَدْتَهُ" [بخاری]

ترجمہ: "اے اللہ اس مکمل دعا اور قائم صلاۃ کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور خاص فضیلت عطا فرما اور آپ کو مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے".

۵۔ حسب امکان وطاقت ہر بچہ کے لئے الگ الگ بستر کا انتظام کیا جائے نہیں تو کم از کم ہر ایک کے لئے مستقل لحاف ہونا چاہیئے.

۶۔ بچوں کو اس بات کا عادی بنایا جائے کہ راستوں میں گندگی نہ پھیلائیں،

اور یہ کہ راستوں سے ہر تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کریں۔

۷۔ بروں کی رفاقت سے منع کیا جائے، اور سڑکوں پر بے کار کھڑے ہونے اور گھومنے پران کی نگرانی کی جائے۔

۸۔ بچوں سے سلام کیا جائے۔

۹۔ بچوں کو پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی جائے۔

۱۰۔ بچوں کو مہمان نوازی، اور ادب واحترام کا طریقہ سکھایا جائے۔

شجاعت وبہادری

۱۔ طلباء کے لئے خاص نشست کا اہتمام کیا جائے جس میں اساتذہ کو چاہیئے کہ ہمارے رسول اکرم ﷺ اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام کی سیرت وتاریخ پڑھکر سنائیں تاکہ بچوں کو اس بات کا احساس ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ بہادر ترین قائد تھے، اور آپ کے جلیل القدر صحابہ کرام جیسے ابوبکر، وعمر، عثمان، وعلی، ومعاویہ، و سعد بن ابی وقاص، وعمرو بن العاص، وابوعبیدۃ بن جراح، اور خالد بن ولید، رضی اللہ عنہم جنھوں نے ملکوں کو فتح کیا، جن کی ایمانی قوت، شجاعت، اور قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونے نیز بلند پایہ اخلاق کی بدولت اللہ نے ان کی مدد فرمائی، اور ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔

۲۔ بچوں کو شجاعت وبسالت کی تربیت دی جائے، امر بالمعروف اور نہی

عن المنکر کے فریضہ پر عمل کا حکم دیا جائے، اور یہ کہ صرف اور صرف اللہ کا خوف کھائیں، انہیں اوہام وخرافات، تاریکیوں اور جھوٹی چیزوں سے نہ ڈرایا جائے۔

۳۔ دشمنان اسلام ومسلمان، اور غاصب یہودیوں سے انتقام کا عقیدہ بچوں کے ذہن ودماغ میں پختہ کیا جائے، اور یہ کہ امت مسلمہ فلسطین، بیت المقدس اور دیگر ممالک کو اسی وقت آزاد کروا سکے گی جب اسلامی تعلیمات اور جہاد کو گلے لگائے گی۔

۴۔ مفید (اور صحیح) اسلامی قصوں پر مشتمل کتابچے خرید کر انہیں پڑھنے کے لئے دیئے جائیں، جیسے قرآن کریم کے قصے، سیرت نبوی، اور صحابہ وتابعین کی سیرت وسوانح۔

بچوں کے درمیان عدل کیا جائے

۱۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے اپنے مال کا کچھ حصہ مجھے ہبہ کردیا، تو میری ماں (عمرۃ بنت رواحہ) نے کہا کہ میں اسی وقت خوش ومطمئن ہونگی کہ آپ اللہ کے رسول ﷺ کو اس پر گواہ بنالیں، جب میرے والد آپ ﷺ کو گواہ بنانے کے لئے گئے تو آپ نے پوچھا: کیا تم نے اپنے تمام بچوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ میرے والد نے جواب دیا نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں میں عدل وانصاف کرو۔ [بخاری ومسلم]

اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ [مسلم ونسائی]

۲۔ میرے مسلم بھائی: بچوں کے درمیان ہبہ ووصیت میں عدل سے کام لیں، کسی کو اس کے شرعی حق سے محروم نہ کریں، بلکہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اللہ کی تقسیم پر راضی ہوں اور ورثاء میں سے کسی کے ساتھ خواہشات نفس اور میلان طبع سے متاثر نہ ہوں، کہ عذاب کے مستحق قرار دیئے جائیں، بہت سے لوگوں نے اس طرح کی غلطی کی یعنی بعض ورثاء کے لئے مال کی وصیت کردی، جو بغض وحسد اور کینہ کا سبب بن گیا، جس کے لئے کورٹ کی خاک چھانی گئی' جج اور وکیلوں کے درمیان مال ودولت کو برباد کردیا گیا۔

نوجوانوں کی مشکلات کا شرعی حل

استطاعت کی صورت میں نوجوانوں کی پریشانیوں کا افضل ترین حل شادی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: اے نوجوانوں کی جماعت: تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتا ہو شادی کرلے کیونکہ وہ نگاہ کو پست رکھنے والی، اور شرمگاہ کی محافظ ہے، اور جسے طاقت نہ ہو وہ صوم رکھے، کیونکہ صوم شہوت کو کم کردینے والا ہے ۔ [بخاری و مسلم]

یہ بات ذہن نشین رہے کہ شادی تعلیم سے مانع نہیں ہے، خصوصاً جب نوجوان کا تعلق کسی مالدار گھرانے سے ہو، اور باپ ضروریات زندگی پوری کرنے پر

قادر ہو، یا نوجوان خود صاحب مال یا ملازم ہو۔

باپ اگر مالدار ہے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ بالغ ہوتے ہی اپنے لڑکے کی شادی کردے ایسا کرنا باپ کے لئے اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ وہ اپنے بچوں کو کنوارہ چھوڑدے پھر وہ فحاشی وزناکاری کے اڈوں کی خاک چھانیں، اور اپنے باپ کی نیک نامی پر بٹہ لگائیں۔

بیٹے کو بھی چاہئے کہ اگر اس کا باپ مالدار ہے تو باپ سے ادب واحترام کے ساتھ شادی کی اجازت طلب کرے، ان کی رضا وخوشنودی کو سامنے رکھے، اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، اور باپ کو بھی چاہئے کہ حسب استطاعت اپنے بیٹے کی مدد کرے۔

ہر شخص کو یہ بھی جاننا چاہئے کہ اللہ نے اگر کوئی چیز حرام کی ہے تو اس کے مقابلہ میں ایک چیز حلال کی ہے، سود حرام کیا تو تجارت کو حلال فرمایا، زنا کو حرام کیا تو نکاح کو حلال قرار دیا، اور یہی نکاح نوجوانوں کے مشاکل کا سب سے بہترین حل اور علاج ہے۔ اور اگر نوجوان شادی کے لئے مہر ونان ونفقہ کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو اس کے لئے سب سے بہترین علاج یہ ہے:

(۱) صوم رکھنا: جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے رہنمائی فرمائی ہے، اور صوم صرف کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں ہے، بلکہ حرام چیزوں سے دوری، اجنبی

عورتوں کے ساتھ خلوت اور میل ملاپ سے اجتناب، ہیجان انگیز وناجائز فلموں اور جنسی پروگراموں کا عدم مشاہدہ، فحش قصے اور لٹریچرز و میگزینوں سے مکمل اجتناب بھی شامل ہے۔

نوجوان کا فریضہ ہے کہ اجنبی عورتوں سے اپنی نگاہ و شرمگاہ کی حفاظت کرے، کیونکہ پاکدامنی میں صحت وتندرستی ہے، اور بیماریاں و پریشانیاں شہوات کے اتباع میں ہیں، اور یہ کہ حلال طریقے سے اپنی خواہشات پوری کرے یعنی شادی کے ذریعہ، نیز اپنی نیک نامی (اور حسین مستقبل) کا خیال رکھے۔

(۲) شہوات پر کنٹرول: ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ انسان کی جنسی خواہش کو بڑھایا اور دبایا جاسکتا ہے، لہذا جب شادی میسر نہ ہو تو زنا کے قریب نہ جائیں بلکہ خواہش کو روحانی طریقے سے کنٹرول کریں، جیسے صلاۃ، صوم، تلاوت قرآن کریم، مطالعہ حدیث نبوی وسیرت رسول ﷺ وغیرہ، یا کام میں انہماک، بحث وتحقیق میں مشغولیت، یا بے جان چیزوں کی نقشہ کشی میں مشغول رہنا جیسے درخت' نہروں، اور پہاڑوں کا نقشہ کھینچنا۔

(۳) جسمانی ورزش: جو جسم کو تھکانے کا نام ہے، جسمانی تربیت کا خیال، جوڈو کراٹے کی تعلیم، اور ایسی ادبی انجمنوں میں شرکت جو اختلاط سے پاک ہوں، یہ تمام چیزیں نوجوانوں کو خواہشات نفسانی میں غور وفکر سے غافل رکھتی ہیں اور زنا سے

دور رہنے میں کارآمد ثابت ہوتی ہیں، وہ زنا جس میں جسمانی، اخلاقی اور دینی ہر طرح کا نقصان ہے۔

لہذا اگر انسان کو جنسی خواہش کا احساس ہو تو اسے چاہئے کہ بدنی ورزش کے ذریعہ اسے ٹھنڈا کرے، جیسے لمبی دوڑ کا اہتمام کرنا، بوجھ اٹھانا، کشتی اور کبڈی کھیلنا، نیزہ بازی اور تیراکی سیکھنا، اور دینی، علمی، ادبی وثقافتی مقابلوں میں شریک ہونا، مذکورہ تمام چیزیں شہوت کم کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

(۴) دینی کتابوں کا مطالعہ: خصوصاً حفظ قرآن کریم وتلاوت، حدیث رسول ﷺ کا مطالعہ وحفظ، تفسیر، سیرت رسول ﷺ، خلفاء راشدین' (اور بقیہ صحابہ کرام' تابعین وتبع تابعین اور محدثین نیز تمام علماء کرام) کی سوانح حیات، مفکرین و قائدین کی آپ بیتیاں، دینی، علمی وتاریخی ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں کا دیکھنا اور سننا وغیرہ۔

خلاصہ اینکہ: نوجوانوں کے لئے سب سے نفع بخش دوا نکاح ہے، لیکن اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو صوم رکھ کر شہوت پر کنٹرول کرے، ورزش کرے، اور نفع بخش علم حاصل کرے، اپنی نگاہ وشرم گاہ کی حفاظت کرے، اور شادی کے لئے اللہ سے دعا کرے، خصوصاً رات کی تنہائیوں میں۔

تحدید نسل (خاندانی منصوبہ بندی) کے نقصانات ومضر اثرات

۱۔ ارشاد ربانی ہے: (اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا [الكهف:۴۶]

ترجمة: ''مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہیں''۔

مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت اور نعمت ہیں، انسان فطری طور پر اس کے لئے سرگرداں رہتا ہے، لیکن انسانیت کے دشمنوں نے بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال دیا ہے کہ وہ منصوبہ بندی کرکے بچوں کی تعداد کم کریں حالانکہ یہ لوگ اپنے اموال اور جائداد کی منصوبہ بندی نہیں کرتے، جبکہ مال اور اولاد دونوں کا فائدہ انسان کی زندگی میں بھی ہے اور اس کے مرنے کے بعد بھی' رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، البتہ تین چیزوں سے اسے ثواب ملتا رہتا ہے، (۱) صدقہ جاریہ (۲) فائدہ مند علم (۳) نیک اولاد جو اپنے والدین کے لئے دعا کرے۔ [مسلم]

۲۔ اسلام نے کثرت اولاد پر زور دیا ہے، اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے شادی پر ابھارا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ''خوب محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے شادی کرو، کیونکہ میں بروز قیامت اپنی کثرت امت پر فخر کروں گا''۔ [حدیث صحیح ہے، ارواء الغلیل :۱۷۸۴].

۳۔ اسلام میں خاندانی منصوبہ بندی کی اجازت صرف اضطراری حالت

میں ہے، مثال کے طور پر زچہ یا بچہ کسی کی زندگی خطرہ میں ہو تو جائز ہے، مال کی قلت، یا فقر وفاقہ کے خوف سے ہرگز جائز نہیں، اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

(الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ، وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلاً وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ) [البقرة: ۲۶۸]

ترجمة: ''شیطان تمہیں فقر کا وعدہ اور فحش باتوں کا حکم دیتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے فضل ومغفرت کا وعدہ دیتا ہے، اور اللہ کشادہ اور جاننے والا ہے''۔

۴۔ دشمنان اسلام کی یہ سازش ہے کہ مسلمانوں کی تعداد کم کی جائے، جبکہ اپنی تعداد بڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کی تعداد میں اضافہ ہو اور مسلمانوں کی تعداد کم ہو، اس مقصد کے لئے وہ لوگ مسلمانوں میں منع حمل کی گولیاں تقسیم کرتے ہیں، اس لئے مسلمانوں کو خاندانی منصوبہ بندی کے خطرات ومضر اثرات سے آگاہ رہنا چاہئے اور دشمنان اسلام کے مکر وفریب میں نہیں آنا چاہئے

فضائل صلاۃ اور اس کے چھوڑنے پر وعید

۱۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ، أُوْلَئِكَ فِيْ جَنَّاتٍ مُكْرَمُوْنَ ﴾ [المعارج: ۳۴-۳۵]

ترجمة: ''اور جو لوگ اپنی صلاتوں کی حفاظت کرتے ہیں، وہی جنت میں عزت و اکرام سے ہونگے''۔

۲۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ، الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾ [المؤمنون: ۱۔۲]

ترجمة: ''بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے، جو اپنی صلاۃ خشوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں''.

۳۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ [العنکبوت: ۴۵]

ترجمة: ''صلاۃ قائم کرو بلا شبہ صلاۃ بے حیائیوں اور برے کاموں سے روکتی ہے''.

۴۔ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾ [الماعون : ۴۔۵]

ترجمہ: ''ان مصلیوں کے لئے ویل (جہنم میں ایک گڑھا) ہے جو اپنی صلاتوں سے غافل رہتے ہیں''. (یعنی عذر شرعی کے بغیر تاخیر سے پڑھتے ہیں).

۵۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوْا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوْا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ [مریم : ۵۹].

ترجمة: ''پھر ان کے بعد وہ لوگ جانشین ہوئے جنہوں نے صلاتوں کو ضائع کر دیا، اور خواہشات کا اتباع کرنے لگے، عنقریب انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا''. (غی: جہنم میں ایک گڑھا ہے).

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: '' أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْراً بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرْنِهِ شَئٌ، قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرْنِهِ شَئٌ، قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا''. [متفق عليه].

ترجمة: ''اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جس کے دروازے پر نہر ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو، کیا اس پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: نہیں، کچھ میل باقی نہیں رہے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: پانچوں صلاۃ کی بھی یہی مثال ہے، اللہ تعالیٰ صلاتوں کے ذریعہ (چھوٹے) گناہوں کو مٹا دیتا ہے''.

۷۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: '' الْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ'' [حدیث صحیح ہے اسے احمد وغیرہ نے روایت کی ہے].

ترجمة: ''ہمارے (مسلمانوں) اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد ہے وہ صلاۃ ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا''.

۸۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: '' بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ'' [مسلم] ترجمة: ''(مؤمن) آدمی اور کفر و شرک کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ صلاۃ چھوڑنے کا ہے''.

وضو اور تیمم کی تعلیم

مربی حضرات کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو وضو اور تیمم کی تعلیم دیں.

وضو: اپنی کہنیوں تک کپڑا اٹھاؤ اور بسم اللہ کہو (دل میں وضو کی نیت کریں، زبان سے نیت کرنا صحیح نہیں ہے)

۱۔ اپنی دونوں ہتھیلیاں دھوئیں، پھر (ایک چلو پانی لیں آدھے سے) کلی کریں، اور (آدھے کو) ناک میں چڑھائیں اور (بائیں ہاتھ سے) جھاڑیں، تین بار ایسا کریں.

۲۔ تین بار اپنا چہرہ دھوئیں.

۳۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ تین تین بار دھوئیں.

۴۔ اپنے پورے سر کا مسح کریں (دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے گدی تک پیچھے لے جائیں، پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے مسح شروع کیا تھا)، پھر (اسی پانی سے دونوں کانوں کا اندرونی حصہ شہادت کی انگلی سے، اور باہری حصہ انگوٹھے سے) مسح کریں.

۵۔ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں (تین تین

بار) دھوئیں۔ پھر یہ دعا پڑھیں: "أَشْهَدُ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" [سنن ترمذی]

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ تو ہمیں توبہ کرنے والوں اور پاک وصاف رہنے والوں میں سے بنا".

تیمّم

جب تمہیں پانی نہ ملے یا اس کا استعمال تمہارے لئے مشکل ہو تو پاک مٹی پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو (ایک مرتبہ) مارو، پھر (ان میں پھونک مار کر بالخصوص جب گرد وغبار ہو) پہلے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کو ایک ایک بار مسح کرو. تیمّم وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام ہے. پانی کا استعمال اس وقت متعذر (مشکل) مانا جائے گا جب اس کے استعمال سے ضرر کا خوف ہو، یا پانی ضرورت سے زیادہ نہ ہو .

بچوں کو صلاۃ کی تعلیم

والدین اور استاد کا فریضہ ہے کہ بچوں کو صلاۃ کی تعلیم دیں.

صلاۃ: صبح کی صلاۃ فجر دو رکعت ہے، نیت دل کے ارادے کا نام ہے اس لئے زبان سے نیت کرنا بدعت ہے .

ا۔قبلہ رخ ہوکر اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کی لو یا مونڈھوں تک لے جاؤ، اور اللہ اکبر کہو۔

ب۔ اپنے سینے پر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھو، اور پہلی رکعت میں یہ پڑھو:[ا- اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ' اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ' اللّٰهُمَّ اغسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ [متفق عليه]

ترجمہ: اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری رکھی ہے' اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے' اے اللہ! میرے گناہ پانی' برف اور اولوں سے دھو دے۔

یا یہ دعا پڑھیں: مترجم]

" سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَىٰ جَدُّكَ وَلَا اِلَهَ غَيْرُكَ" [أبو داؤد ' ترمذی]

ترجمہ: "اے اللہ تو اپنی تمام تعریفوں سمیت پاک ہے، تیرا نام بابرکت اور تیری ذات بلند ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں".

یا اس کے سوا کوئی مسنون دعا پڑھو، واضح رہے کہ دعا خاموشی سے پڑھی جائے گی .

۲۔أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، خاموشی سے پڑھیں، اس کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھیں: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ، اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ، غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ آمین .

ترجمہ: "ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے، جو ساری کائنات کا رب ہے ،ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت دے، ایسے لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جب پر غضب ہوا اور نہ ان کی جو گمراہ ہوئے۔ آمین.

۳۔خاموشی کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو' پھر یہ سورت:

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ، اللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ ﴾ یا کوئی دوسری سورت پڑھو۔

ترجمہ: "آپ فرما دیں کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کی اولاد، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

۴۔رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو، اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور " سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ " (یا دوسری کوئی مسنون دعا) تین

بار کہو، یعنی میرا رب پاک اور عظمت والا ہے۔

۵۔اپنا سر اٹھاؤ اور دونوں ہاتھ کان کی لو یا مونڈھوں تک اٹھاؤ اور " سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ" کہو، یعنی جس نے اللہ کی تعریف کی اس کو اللہ نے سن لیا، اے اللہ اے ہمارے رب ہر قسم کی تعریف صرف تیرے لئے ہے بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف. (اور خوب اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑے رہو' اسے قومہ کہا جاتا ہے آپ ﷺ بہت لمبا قومہ کرتے تھے)

۶۔اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ کرو (دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھو) دونوں ہاتھ (کندھے یا کانوں کے برابر قبلہ رخ رکھو) دونوں گھٹنے، پیشانی، ناک اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں زمین پر قبلہ رخ رکھو، دونوں کہنیوں کو زمین سے بلند کرو (اور پیٹ سے دور رکھو' سینہ پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھو اور دونوں رانیں بھی ایک دوسرے سے الگ رکھو) اور " سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَی " تین بار کہو، یعنی میرا رب پاک ہے اور بہت بلند ہے' (اس کے سوا جو مسنون اور ثابت دعا چاہو کرو) کیونکہ سجدہ میں دعا قبول کی جاتی ہے .

۷۔سجدہ سے سر اٹھاؤ، اللہ اکبر کہو، اور داہنے پیر کی انگلیاں قبلہ رخ کھڑی کر کے بائیں پیر پر بیٹھ جاؤ، اور اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں (یا رانوں) پر

رکھو، اور کہو: " اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، وَارْحَمْنِی، وَاهْدِنِی، وَعَافِنِی، وَارْزُقْنِی" اے میرے رب: مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے روزی عطا فرما.

۸۔اب دوسری بار پہلے کی طرح سجدہ کرو، اللہ اکبر کہو اور " سُبْحَانَ رَبِّیَ الأَعْلَی " یا اس کے علاوہ دوسری دعا تین بار پڑھو، اور جو چاہو (مسنون وثابت) دعا کرو کیونکہ سجدہ میں دعا قبول کی جاتی ہے.

دوسری رکعت: ۱۔دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں' (اٹھنے سے پہلے کچھ دیر بیٹھ کر اٹھو اسے جلسہ استراحت کہتے ہیں اور جب اٹھو تو دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھو) خاموشی سے "اعوذ باللہ اور بسم اللہ" کے بعد سورت فاتحہ پڑھو، اس کے بعد جو سورت تمہیں یاد ہو پڑھو.

۲۔پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرو، اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جاؤ، دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھو اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرو اور داہنے ہاتھ کی شہادت والی انگلی حرکت دیتے رہو اور یہ پڑھو:۔

" التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَلَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ".

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ".

ترجمہ: ''ہر طرح کی قولی، بدنی اور مالی عبادت اللہ ہی کے لئے ہے، اے نبی ﷺ!
آپ پر اللہ کی سلامتی، ورحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر بھی اور اللہ کے تمام نیک بندوں
پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں.

اے اللہ: محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم
(علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی، بے شک تو قابل مدح اور
بزرگی والا ہے، اور محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما جس طرح
تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی،
بلاشبہ تو قابل مدح اور بزرگی والا ہے.

پھر یہ دعا پڑھیں:

۳۔ "اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ". (صحیح مسلم)

ترجمہ: ''اے اللہ میں عذاب جہنم، عذاب قبر، زندگی وموت کے فتنے، اور

مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''.

۴۔ دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمة الله"
کہو اور پھر بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے بھی یہی کہو. (أبوداود)

صلاتوں کی رکعات کا نقشہ

صلاة	پہلے کی سنتیں	فرض	بعد کی سنتیں
فجر	۲	۲	--
ظہر	۲ + ۲ = ۴	۴	۲ + ۲ (غیر موکدہ) = ۴
عصر	۲ + ۲ = ۴	۴	--
مغرب	۲ رکعت تحیۃ المسجد	۳	۲
عشاء	۲ رکعت تحیۃ المسجد	۴	۲+وتر ایک رکعت یا تین
جمعہ	۲ رکعت تحیۃ المسجد	۲	۲+۲ = ۴ مسجد میں یا ۲ گھر میں

نوٹ: 1- شب وروز کے سنن ونوافل دو دو رکعت کرکے پڑھنا افضل ہے.

2- عصر سے پہلے کی چار رکعات سنتوں کا شمار رواتب میں نہیں ہے (مترجم).

صلاۃ کے کچھ احکام

۱۔ السنة القبلية: وہ سنتیں جو فرض سے پہلے ادا کی جاتی ہیں۔

السنة البعدية: وہ سنتیں جو فرض کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔

۲۔ آہستہ آہستہ صلاۃ پڑھو، سجدہ گاہ پر نظر رکھو اور اِدھر اُدھر نہ دیکھو۔

۳۔ ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھو۔

۴۔ جمعہ کی دو رکعت فرض ہے جو خطبہ کے بعد جامع مسجد میں ادا کی جاتی ہے۔

۵۔ مغرب کی تین رکعات فرض ہیں، دو رکعت تو جیسے تم نے صبح کی نماز پڑھی ہے ویسے ہی پڑھو اور جب التحیات ختم ہو جائے تو سلام نہ پھیرو بلکہ تیسری رکعت کے لئے تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کان کی لو تک بلند کرتے ہوئے سینہ پر ہاتھ باندھو، پھر سورت فاتحہ پڑھو اور اپنی صلاۃ مکمل کرلو، پھر دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرلو۔

۶۔ ظہر، عصر، اور عشاء کے فرض چار چار رکعت ہیں، جیسے صبح کی صلاۃ ادا کی تھی ویسے ہی کرو، اور التحیات للہ پڑھنے کے بعد سلام نہ پھیرو بلکہ تیسری رکعت کے لئے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ، اور رفع یدین کر کے سینے پر ہاتھ باندھو'

تیسری رکعت پوری کرنے کے بعد چوتھی کے لئے کھڑے ہو جاؤ' اور دونوں رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھو، اپنی صلاۃ پوری کر کے دائیں پھر بائیں سلام پھیردو۔

۷۔ وتر ایک رکعت ہے اور اگر تین رکعت پڑھنا ہو تو دو رکعت پڑھکر سلام پھیردو، پھر ایک رکعت پڑھو اور سلام پھیرو، اور یہ دعا رکوع سے پہلے (یہی افضل ہے) یا بعد میں پڑھو!

" اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّمَاقَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَايَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ" (وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ).

"اے اللہ مجھے ہدایت دے اور ان میں داخل کر جنہیں تو نے ہدایت بخشی، اور ان میں شامل کر جنہیں تو نے عافیت سے نوازا، میرا کارساز بن، اور ان میں شامل کر جن کا تو کارساز بنا، اور جو کچھ مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور مجھے ہر اس شر سے بچا جو میرے حق میں تو نے فیصلہ کر رکھا ہے، کیونکہ فیصلہ تو صرف تو کرتا ہے تجھ پر نہیں کیا جاسکتا جس کا تو مددگار ہو اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا، اور جس سے تو عداوت رکھے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، اے ہمارے رب تو ہی برکت والا اور بلند ہے' اور اللہ کی رحمت نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور انکے آل واَصحاب پر۔

۸۔ جب امام رکوع میں ہو تو تکبیر کہتے ہوئے امام سے مل جاؤ، یہ تمہاری ایک رکعت تسلیم کی جائے گی۔

۹۔ اگر تمہاری ایک رکعت یا اس سے زیادہ چھوٹ جائے تو امام کے ساتھ سلام نہ پھیرو بلکہ فوت شدہ رکعتیں پوری کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۰۔ صلاۃ میں جلدی نہ کرو، جلد بازی صلاۃ کو باطل کر دیتی ہے، ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو صلاۃ میں جلدی کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دوبارہ صلاۃ ادا کرو کیونکہ تم نے صلاۃ نہیں پڑھی، جب اس نے تیسری بار بھی پہلے کی طرح صلاۃ پڑھی تو آپ ﷺ نے پھر وہی الفاظ کہے، تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے صلاۃ پڑھنے کا طریقہ سکھلایئے کیونکہ میں اس سے بہتر نہیں جانتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِرْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِماً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِساً". [متفق عليه]

یعنی: اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر سر اٹھاؤ اور بالکل اطمینان کے ساتھ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ، اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

۱۱۔ جب صلاۃ کا کوئی واجب بھول جاؤ مثال کے طور پر پہلا تشہد چھوٹ

جائے، یا رکعت کی تعداد میں شک ہو جائے، تو کم تر عدد پر عمل کرو اور صلاۃ کے آخر میں دو سجدہ سہو کرلو، پھر سلام پھیرلو، ایسے سجدے کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔

۱۲۔ صلاۃ میں حرکت زیادہ نہ کرو، کیونکہ یہ خشوع کے منافی ہے، بلکہ اگر زیادہ غیر ضروری حرکت صادر ہو تو صلاۃ کے فاسد ہونے کا سبب بن سکتی ہے۔

۱۳۔ عشاء کی صلاۃ کا وقت آدھی رات کو ختم ہوتا ہے، بلا ضرورت اس سے تاخیر کرنا جائز نہیں، البتہ صلاۃ وتر کا وقت طلوع فجر تک ہے۔

صلاۃ کے متعلق چند احادیث رسول ﷺ

۱۔ "صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ" [بخاری]

"صلاۃ بالکل اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو"۔

۲۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت "تحیۃ المسجد" ادا کرے۔ [بخاری و مسلم]

۳۔ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف صلاۃ پڑھو۔ [مسلم]

۴۔ جب صلاۃ کی اقامت کہہ دی جائے تو اس وقت فرض صلاۃ کے سوا کوئی صلاۃ نہیں ہوتی۔ [مسلم]

۵۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں [دوران صلاۃ] کپڑا نہ سمیٹوں۔ [مسلم]

۶۔ اپنی صفیں سیدھی کرو اور خوب مل کر کھڑے ہو جاؤ، انس رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ ہم کندھا سے کندھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہوتے تھے [بخاری]

۷۔ صلاۃ کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آو، بلکہ سکون کے ساتھ چلتے ہوئے آو، جتنی رکعت ملے پڑھ لو، اور جو چھوٹ جائے اسے پوری کرلو۔ [بخاری ومسلم]

۸۔ جب سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو، اور کہنیاں اوپر اٹھاؤ۔ [مسلم

۹۔ میں تمہارا امام ہوں، رکوع اور سجود میں مجھ سے آگے مت بڑھو۔ [مسلم]

۱۰۔ جب کوئی صلاۃ پڑھنا چاہے تو سامنے سترہ رکھ کر پڑھے اور اسے چاہئے کہ سترہ کے قریب ہو جائے، پھر شیطان اس کی صلاۃ باطل نہیں کر سکے گا۔ [حدیث صحیح ہے' امام احمد نے روایت کیا ہے]

جمعہ وجماعت کا وجوب

صلاۃ جمعہ اور جماعت مردوں پر واجب ہے، جس کے دلائل حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلَاۃِ مِن یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوْا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ [الجمعہ: ۹]

ترجمہ: ''اے ایمان والو: جب جمعہ کے دن صلاۃ کی اذان دی جائے تو اللہ کے

ذکر کی طرف جلدی آجاؤ، اور خرید وفروخت چھوڑ دو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:۔ ''مَنْ تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَھَاوُنًا بِھَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہِ'' [صحیح ہے' امام احمد نے روایت کیا ہے]

''جس نے سستی سے تین جمعہ چھوڑ دیئے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔

۳۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:۔ جو غسل کر کے صلاۃ جمعہ کے لئے آیا، پھر جتنا اس کے مقدر میں نوافل تھے پڑھا، پھر خاموشی کے ساتھ امام کا خطبہ سنا، پھر صلاۃ جمعہ ادا کی، تو ایک جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، بلکہ مزید تین دن کے گناہ بھی بخش دیئے جاتے ہیں۔ [مسلم]

۴۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا:۔ میں کبھی کبھی یہ ارادہ کرتا ہوں کہ صلاۃ کا حکم دوں اور صلاۃ قائم کردی جائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو جاؤں جو صلاۃ میں حاضر نہیں ہوتے ہیں اور آگ لگا دوں۔ [بخاری]

۵۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جو اذان سنے لیکن مسجد میں جماعت کے لئے نہ آئے تو بغیر عذر کے اسکی صلاۃ نہیں ہوتی۔ [یہ حدیث صحیح ہے' ابن ماجہ نے روایت کی ہے]

۶۔ ایک نابینا شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے

رسول ﷺ: مجھے مسجد تک پہنچانے والا کوئی نہیں، لہٰذا صلاۃ (باجماعت) سے مجھے رخصت دے دیں، تو آپ ﷺ نے اسے رخصت دے دی. پھر جب جانے لگا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قبول کرو، یعنی مسجد میں صلاۃ کے لئے ضرور آیا کرو. [مسلم]

صلاۃ جمعہ کے آداب

۱۔ جمعہ کے دن غسل کرو، ناخن کاٹو، خوشبو لگاؤ، صاف ستھرا لباس پہنو اور وضو کرو.

۲۔ کچی پیاز یا لہسن نہ کھاؤ، نہ ہی بیڑی سگریٹ پیو، مسواک یا ٹوتھ پیسٹ سے دانتوں کی صفائی کرو.

۳۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت ادا کرو، اگرچہ جمعہ کا خطبہ ہی کیوں نہ ہو رہا ہو، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: "اِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا". [بخاری ومسلم]

"جب تم میں سے کوئی صلاۃ جمعہ کے لئے ایسے وقت میں آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہلکی رکعت ادا کرے (پھر بیٹھے).

۴۔ امام کا خطبہ سننے کے لئے بیٹھ جاؤ اور بات چیت نہ کرو.

۵۔ امام کے ساتھ دو رکعت صلاۃ جمعہ ادا کرو، اور صلاۃ کی نیت دل سے

کرو. (زبان سے نیت کرنا خلاف سنت ہے)

۶۔ صلاۃ جمعہ کے بعد مسجد میں چار رکعت سنت ادا کرو، یا گھر میں دو رکعت پڑھو اور یہی بہتر ہے.

۷۔ جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجو.

۸۔ جمعہ کے دن خوب دعائیں کرو کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور دیتا ہے. [بخاری ومسلم].

گانے اور میوزک کا شرعی حکم

مربی حضرات کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو گانے اور میوزک سے دور رہنے کا حکم دیں.

۱۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾ [لقمان: ٦].

ترجمہ: "بعض انسان ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں تا کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں".

اکثر علماء کا کہنا ہے کہ آیت میں "لھو الحدیث" سے مراد گانا ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے، مشہور تابعی حسن بصری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ

آیت گانے اور آلات میوزک کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۔ اللہ ربّ العالمین شیطان کو مخاطب کر کے فرمارہا ہے:۔

﴿ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ ﴾ [الاسراء : ٦٤]

ترجمة : ''اور اس میں سے جسے تو اپنی آواز سے بہکانا چاہے بہکا''.[یعنی گانے اور میوزک سے کہ وہی شیطان کی آواز ہے]

۳۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ ، وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ''[بخاری].

'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب، اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے.

معازف سے مراد ہر قسم کی سریلی اور مست آواز ہے، جیسے سارنگی، پیانو، بانسری، ستار' ڈھول' تاشہ اور باجہ وغیرہ، یہاں تک کہ گھنٹی کی آواز بھی کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:۔'' الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ''''گھنٹی شیطان کی بانسری ہے ''.[صحیح مسلم].

یہ حدیث گھنٹی کی آواز کی کراہیت پر بھی دلالت کرتی ہے، پہلے لوگ گھنٹی کو جانوروں کی گردنوں میں لٹکادیا کرتے تھے، گھنٹی میں نصاری کے ناقوس کی مشابہت پائی جاتی ہے اس زمانے میں گھنٹی کے بدلے بلبل پرندہ کی آواز سے کام لیا جاسکتا ہے.

۴۔ امام شافعی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: '' گانا ایسا مکروہ لہو ولعب ہے جو باطل کے قریب ہے، جو کثرت سے گانا سنے وہ بے وقوف ہے اسکی گواہی قابل قبول نہیں''.

دور حاضر کے گانے

۱۔ موجودہ دور میں شادی بیاہ، تقریبات اور نشریاتی سنٹرز سے نشر ہونے والے گانے حد درجہ ہیجان انگیز وحیا سوز ہوتے ہیں جو عشق و محبت ، بوسہ وکنار وملاقات، خدوخال اور جسمانی ساخت کی خوبصورتی کے تذکروں پر مشتمل ہوتے ہیں ، ساتھ ہی جنسی شہوت سے بھرپور ہوتے ہیں جو نوجوانوں کے جذبات وشہوات بھڑکاتے ہیں، اور انہیں اخلاق وکردار اور عفت وپاکدامنی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے زناکاری پر ابھارتے ہیں.

۲۔ یہ گلوکار اور گلوکارائیں جنہوں نے پیشۂ فن (آرٹ) کے نام پر عوام الناس کے اموال لوٹ کر یورپ (وامریکا) میں عالی شان بنگلے اور گاڑیاں خرید رکھی ہیں، فحش گانے اور عریاں فلموں کے ذریعہ امت مسلمہ کے اخلاق وکردار کا جنازہ نکال دیا ہے، افسوس تو اس بات پر ہے کہ نوجوانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ گانے بجانے والے مرد وعورتوں سے اللہ سے زیادہ محبت رکھتا ہے، یہی نہیں بلکہ ۱۹۶۷ء کی جنگ میں جو مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ہوئی تھی ، ریڈیو اناؤنسر مسلم فوجیوں کے

اندر ہمت وحوصلہ اور جوش وولولہ پیدا کرنے کے لئے یہ اعلان کرتا تھا کہ تم آگے بڑھتے رہو تمہارے ساتھ فلاں گلوکار اور فلاں گلوکارہ ہے، یہاں تک کہ ہم ظالم یہودیوں کو شکست فاش دے دیں' ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان سے یہ کہا جاتا کہ تم آگے بڑھو اللہ اپنی تائید ومدد سے تمہارے ساتھ ہے۔

اسی جنگ میں ایک گلوکارہ نے اعلان کیا کہ ہمارا ماہانہ پروگرام جو قاہرہ (مصر) میں ہوتا ہے اگر ہمیں فتح مل گئی تو اس بار تل ابیب میں منعقد ہوگا' جبکہ یہودیوں کا حال یہ تھا کہ وہ جنگ کے بعد بیت المقدس میں ''حائط المبکی'' (ایک دیوار کا نام) کے پاس اپنی فتح پر اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے.

۳۔قوالی: جسے (افسوس کے ساتھ) دینی گانا کہا جاتا ہے، اس میں بھی کافی منکرات (مبالغہ آمیزیاں اور عقائد کی خرابیاں) ہوتی ہیں، مثال کے طور پر:

وَقِيْلَ كُلُّ نَبِيٍّ عِنْدَ رُتْبَتِهِ   وَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا الْعَرْشُ فَاسْتَلِمِ

''کہا جاتا ہے کہ: ہر نبی کا ایک مقام ہوتا ہے، اے محمد ﷺ یہ عرش ہے جس کے مالک ومختار آپ ہیں''. (نعوذ باللہ)

یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر صریح جھوٹ ہے، اور حقیقت کے خلاف ہے۔

گانے کا علاج

۱۔ ریڈیو اور ٹی وی سے نشر ہونے والے گانوں سے دور رہا جائے، بالخصوص میوزک کے ساتھ گائے جانے والے فحش گانے، ان سے سختی سے دور رہیں.

۲۔ اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن کثرت سے کریں، خاص طور سے سورت البقرۃ ضرور پڑھیں جس کے بارے میں آپ ﷺ کا قول ہے: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ". [مسلم].

''شیطان اس گھر میں نہیں ٹھہر سکتا جس گھر میں سورت بقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہے''.

اللہ ربّ العالمین کا فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ [یونس:۵۷]. ترجمة: ''اے لوگو: تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایسی چیز آگئی ہے جو نصیحت ہے اور بیماریوں کے لئے شفاء ہے، اور مومنوں کے لئے ہدایت ورحمت ہے''.

۳۔ آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ' آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ، اور صحابہ کرام (وتابعین عظام ومحدثین کرام ومجددین اسلام) کے (صحیح ایمان افروز) واقعات وکارنامے بکثرت پڑھے جائیں.

جائز اشعار

ا۔عید کے دن پاکیزہ اشعار: جس کی دلیل عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے:۔" دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَیْهَا، وَعِنْدَهَا جَارِیَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّیْنِ،[وَفِی رِوَایَةٍ عِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تَغَنِّیَانِ] فَانْتَهَرَ هُمَا أَبُوْ بَکْرٍ، فَقَالَ ﷺ : دَعْهُنَّ فَاِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْداً وَاِنَّ عِیْدَ نَا هٰذَا الْیَوْمُ ". [بخاری]

"عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے اس وقت دو بچیاں دف بجا رہی تھیں، اور ایک روایت میں ہے کہ گا رہی تھیں، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: انہیں چھوڑ دو ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے، اور آج ہماری عید کا دن ہے".

۲۔شادی بیاہ کے اعلان کے لئے دف بجانا.

رسول ﷺ نے فرمایا ہے:"فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ضَرْبُ الدُّفِّ وَالصَّوْتِ فِی النِّکَاحِ" [صحیح ہے، مسند احمد].

حلال، اور حرام نکاح کے درمیان فرق دف بجانا اور اعلان کرنا ہے.

لیکن واضح رہے کہ یہ دف صرف بچیوں کے ساتھ مخصوص ہے مردوں کو اس کی اجازت نہیں ہے.

۳۔کام کے وقت جوش وجذبہ پیدا کرنے کی غرض سے اسلامی اشعار و نظمیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ رسول اکرم ﷺ خندق کے موقع پر صحابہ کرام کے دلوں میں جوش وولولہ اور عزم وہمت پیدا کرنے کیلئے ابن رواحہ کا یہ قول پڑھتے تھے:۔

" اللهم لاعیش اِلا عیش الآخرة　　فاغفر للأنصار والمهاجرة"

"اے اللہ حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، انصار ومہاجرین کو بخش دے.

اور انصار ومہاجرین یہ جواب دیتے:۔

" نحن الذین بایعوا محمداً　　علی الجهاد ما بقینا أبداً.

"ہم تو وہ ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی محمد (ﷺ) سے جہاد پر بیعت کی ہے".

اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ مٹی کھودتے جاتے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے:۔

واللہ لولا اللہ مااهتدینا　　ولا تصدقنا ولا صلینا

فأنزلن سکینةً علینا　　وثبت الأقدام ان لاقینا

والمشرکون قد بغوا علینا　　اِذا أرادوا فتنةً أبینا

ترجمة: " اللہ کی قسم اگر اللہ نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی، نہ ہم صدقہ وخیرات کرتے اور نہ صلاۃ پڑھتے، پس ہم پر سکون نازل فرما، اور اگر دشمنوں سے ملاقات ہو

تو ہمیں ثابت قدم رکھ، مشرکین نے ہمارے اوپر چڑھائی کی ہے، اگرانہوں نے کوئی فتنہ چاہا تو ہم اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے.

آپ ﷺ آخری کلمہ ''أبینا'' کو زور سے کھینچ کر پڑھتے.

۴۔وہ حمدٗ اشعار اور نظمیں جن میں اللہ کی وحدانیت' یا اللہ کے رسول ﷺ کی محبت کا ذکر، یا آپ ﷺ کے اوصاف کریمہ کا بیان ہو، یا جن میں جہاد، ثابت قدمی، اور عمدہ اخلاق کی دعوت ہو، مسلمانوں کے درمیان باہمی محبت واخوت اور تعاون وہمدردی کا ذکر ہو، یا جن میں اسلام کی خوبیاں اور اسکے اصول ومبادی ذکر کئے گئے ہوں. (شرک وبدعت کی مذمت اور اس کی تباہ کاریوں سے آگاہ کیا گیا ہو)

۵۔آلات موسیقی میں سے صرف دف کا استعمال وہ بھی صرف بچوں کے لئے عید اور شادی بیاہ میں جائز ہے، ذکرواذکار میں دف یا گانا ہرگز طور پر جائز نہیں ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا، اور نہ ہی آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے. صوفیوں نے ذکرووردمیں دف کو سننا جائز قرار دیا ہے، حالانکہ وہ عین بدعت ہے، اور اللہ کے رسول ﷺ بدعت کے بارے میں فرماتے ہیں:'' إِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ '' [ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے].

ترجمۃ: ''ہرنئی چیز سے بچو کیونکہ ہرنئی چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے''.

تصاویر اور مجسموں کا حکم

اسلام نے پوری بنی نوع انسانیت کو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی دعوت دی ہے، اور بتوں، مجسموں، تصویروں، مزاروں، اور قبروں کی صورت میں اولیاء اور بزرگوں کی عبادت سے دور رہنے کا حکم دیا ہے، اس دعوت کی تاریخ بہت پرانی ہے، یہ اسی وقت سے چلی آرہی ہے جب سے اللہ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے رسولوں اور نبیوں کی بعثت کا مبارک سلسلہ شروع کیا ہے، اللہ ربّ العالمین کا ارشاد ہے:۔

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً أَنِ اعْبُدُوْا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ﴾[النحل: ٣٦] ترجمۃ:''اور ہم ہرامت میں ایک رسول یہ حکم دے کر بھیج چکے ہیں کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (غیر اللہ کی عبادت) سے بچو''.

سورت نوح کے اندر کچھ مجسموں کا ذکر ہے، اور سب سے بڑی دلیل یہ کہ یہ مجسمے نیک لوگوں کی شکل وصورت پر بنائے گئے تھے، صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قرآن کی اس آیت:﴿وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَکُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدّاً وَّلَا سُوَاعاً وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْراً، وَّقَدْ أَضَلُّوْا کَثِیْراً﴾ کی تفسیر میں یہ قول ہے. ترجمۃ: ''اور قوم نوح نے کہا کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا، اور ودّ، سواع،

یغوث، یعوق، اور نسر کو نہ چھوڑنا، اور انہوں نے بلاشبہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ یہ قوم نوح علیہ السلام کے نیک لوگوں کے نام ہیں، جب ان کی موت ہوگئی تو شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا کہ اپنی مجلسوں میں ان کے مجسمے نصب کرو، اور ان مجسموں کے وہی نام رکھو جو بزرگوں کے تھے تو انہوں نے ایسا ہی کیا، البتہ ان کی عبادت سے دور رہے، لیکن جب یہ لوگ وفات پاگئے اور علم ختم ہوگیا تو ان مجسموں کی عبادت شروع کر دی گئی۔

اس واقعہ سے یہ معلوم ہوا کہ غیر اللہ کی عبادت کا سبب بزرگوں کے مجسمے بنے، حالانکہ موجودہ دور میں بہت سارے لوگ ان مجسموں بالخصوص تصویروں کو جائز سمجھتے ہیں، اس بنیاد پر کہ اس زمانے میں ان تصویروں اور مجسموں کی عبادت کرنے والا کوئی موجود نہیں، حالانکہ ان کی یہ بات کئی وجوہ سے مردود ہے:۔

۱۔ تصویروں اور مجسموں کی پرستش اس وقت بھی کی جاتی ہے، گرجا گھروں میں عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کی تصویروں کی عبادت کی جاتی ہے، یہاں تک کہ صلیب کے سامنے بھی اپنی گردن جھکاتے ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام اور مریم کے طغرے انتہائی خوبصورت بنا کر کافی مہنگے بیچے جاتے ہیں، جنہیں گھروں میں لٹکا کر انکی تعظیم وعبادت کی جاتی ہے، ہندوستان میں بھی مختلف (بھگوانوں اور اوتاروں کی

مورتیاں بنا کر بیچی جاتی ہیں اور لوگ ان کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔

۲۔ مادی اعتبار سے ترقی یافتہ اور روحانی لحاظ سے زوال یافتہ ممالک میں لیڈروں کے مجسموں کے سامنے سے ننگے سر گذرا جاتا ہے، اور جھک کر ان کی تعظیم کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر: امریکہ میں جارج واشنگٹن کے مجسمے، اور فرانس میں نپولین کے مجسمے اور روس میں اسٹالین، اور لینن کے مجسمے سڑکوں پر نصب ہیں جہاں سے گزرنے والے بطور تعظیم ان کے سامنے جھک جاتے ہیں [اللہ کے فضل وکرم اور جہاد افغانستان کی برکت سے روس کے ٹوٹتے ہی اسٹالین اور لینن کے سارے مجسمے زمیں بوس ہوگئے ہیں اب امریکہ کی باری ہے ان شاء اللہ] مجسموں کا یہ نظریہ کفار و مشرکین کی تقلید میں بعض عرب ممالک میں بھی سرایت کر گیا ہے جس کے لئے انہوں نے سڑکوں پر مجسمے نصب کر رکھے ہیں، جبکہ بعض عرب اسلامی ممالک میں یہ مجسمے نصب کئے جا رہے ہیں، ضروری یہ تھا کہ جو سرمایہ ان مجسموں پر خرچ کیا جا رہا ہے اسے مساجد و مدارس واسپتالوں کی تعمیر، اور رفاہی و فلاحی تنظیموں پر خرچ کیا جاتا، اور پھر ان مدرسوں واسپتالوں کو ان کی طرف منسوب کر دیا جاتا تو کوئی حرج نہیں تھا۔

۳۔ بلاشبہ ان مجسموں کے سامنے ایک لمبی مدت گزرنے کے بعد لوگ سرنگوں ہونا شروع کر دیں گے، انکی تعظیم بھی کی جائے گی، جیسا کہ ترکیا اور یورپی ممالک میں ہو رہا ہے۔

اس سے پہلے یہی بات قوم نوح میں گزر چکی ہے جنہوں نے اپنے بزرگوں اور رہنماؤں کے مجسمے نصب کئے پھر ان کی تعظیم وعبادت شروع کردی.

۴۔ بعض اسلامی ملکوں میں اولیاء کے مزارات، قبے، قبریں پائی جاتی ہیں جن کی عبادت کی جاتی ہے، اور جہاں دعا، ذبح، اور طواف کیا جاتا ہے، اسی طرح درختوں میں کیل گاڑ کر دھاگے باندھے جاتے ہیں، دروازوں پر بوسیدہ کپڑے رکھے جاتے ہیں، گاڑیوں پر (مزاروں سے لائے ہوئے) جوتے لٹکائے جاتے ہیں، اور بچوں کو تکلیف، نظر بد اور شیطان سے بچانے کے لئے ان کی گردنوں میں کالے دھاگے (وتعویذ) یا (دھاگوں میں پروکر) دانے لٹکا دیئے جاتے ہیں (یا اس کی پیشانی کی کسی ایک طرف کاجل لگا دیا جاتا ہے)، یہ سب کے سب شرکیہ وبدعیہ امور ہیں جن سے اجتناب بیحد ضروری ہے.

۵۔ رسول اکرم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ: (لَاتَدَعْ تِمْثَالاً اِلَّاطَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْراً مُشْرِفاً اِلَّا سَوَّيْتَهُ) [مسلم]

ترجمہ: ’’کسی مجسمہ کو توڑے بغیر، اور کسی اونچی قبر کو برابر کئے بغیر نہ چھوڑنا.

اور دوسری روایت میں ہے: (وَلَا صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا) [مسلم]: ’’اور کسی انسان یا حیوان کی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑنا‘‘.

جائز تصویریں

۱۔ درخت، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، پتھر، دریا، نہر، خوشنما مناظر، اسلامی مقامات جیسے کعبہ مشرفہ، مسجد نبوی، مسجد اقصی اور دوسری مساجد کی تصویر کشی کی جاسکتی ہے، اس شرط پر کہ اس میں انسان، حیوان یا ذی روح کی تصویر نہ ہو، اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے:۔ ’’اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلاً فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَ مَالَانَفْسَ لَهُ‘‘ [بخاری].

ترجمہ: ’’اگر تصویر بنانا ضروری ہو تو درخت کی یا بے جان چیزوں کی بناؤ‘‘.

۲۔ شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ڈرائیونگ لائسنس اور دیگر ضروری کاموں کے لئے فوٹو نکالا جاسکتا ہے.

۳۔ ڈاکوؤں اور چوروں کی تصویریں نکالی جاسکتی ہیں تاکہ قصاص کے لئے انہیں پکڑا جاسکے، اسی طرح علم طب میں ریسرچ وتحقیق کے لئے بھی تصویریں کھینچی جاسکتی ہیں.

سگریٹ نوشی

مربی حضرات کا فریضہ ہے کہ بچوں کو سگریٹ نوشی سے منع کریں.

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سگریٹ (تمباکو، بیڑی، حقہ وغیرہ) نہیں تھا،

لیکن اسلام میں عام اصول بتادیئے گئے ہیں جو ہر اس چیز کو حرام قرار دیتے ہیں جو جسم کے لئے نقصان دہ ہو، یا پڑوسی کو تکلیف پہنچانے والی ہو، یا اس میں مال کی بربادی ہو، آئندہ سطور میں سگریٹ، بیڑی کی حرمت پر چند دلیلیں ذکر کی جارہی ہیں:۔

۱۔فرمان الٰہی ہے:۔﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ﴾ [الأعراف: ١٥٧] .ترجمة :"(وہ نبی) پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں، اور گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں"۔

اور سگریٹ مضر خبیث اور بدبودار ہے۔

۲۔فرمان الٰہی ہے:﴿ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾[البقرة: ١٩٥]. ترجمة : "اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"۔

اور سگریٹ (پینا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے کیونکہ اس) سے مہلک امراض جنم لیتے ہیں جیسے کینسر اور ٹی بی وغیرہ۔

۳۔اور اللہ کا فرمان ہے:۔﴿ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ﴾ [النساء : ٢٩] ترجمة : "اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو"۔

اور سگریٹ نوشی سے اپنے آپ کو آہستہ آہستہ قتل کرنا ہے۔

۴۔شراب اور جوئے کے نقصان کے متعلق اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے :﴿ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ﴾[البقرة: ٢١٩]

.ترجمة :"ان دونوں کا نقصان فائدے سے زیادہ ہے"۔

اور سگریٹ میں فائدے سے زیادہ نقصان ہے، بلکہ سراسر نقصان ہے۔

۵۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔﴿ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ﴾ [الاسراء: ٢٧] .ترجمة :"بلاشبہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں"۔

اور سگریٹ میں اسراف وتبذیر ہے جو شیطان کا عمل ہے۔

۶۔رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:۔(لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ) [صحیح ہے، مسند احمد] .ترجمة :"نہ ہی نقصان اٹھانا ہے، اور نہ ہی نقصان پہنچانا ہے"۔

جبکہ سگریٹ نوشی میں جسم کو نقصان ہے، مال کی بربادی ہے، نیز بغل یا سامنے بیٹھنے والوں کو تکلیف واذیت بھی پہنچتی ہے ۔

۷۔فرمان نبوی ﷺ ہے:۔(إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا، قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ) [متفق عليه]

ترجمة : "اللہ نے تین چیزیں حرام قرار دی ہیں، (۱) بکواس ولایعنی باتیں، (۲) مال برباد کرنا، (۳) کثرت سوال"۔

اور سگریٹ نوشی میں مال کا ضیاع ہے، جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

۸۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔(كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ) [متفق

عليه]. ترجمة : ''میری امت کے ہر فرد کے لئے معافی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو گناہ کا اعلان کرتے ہیں.

اور سگریٹ نوش کھلے عام سگریٹ پیتے ہیں اور دوسروں کو اس منکر کام پر ابھارتے بھی ہیں.

۹۔آپ ﷺ کی حدیث ہے:۔(مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ) [بخاری].

ترجمة : ''جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے''.

اور سگریٹ کی بدبو بیوی، بچوں، اور پڑوسیوں کو نقصان پہنچاتی ہے، بالخصوص فرشتوں اور مصلیوں کو اس سے زبردست تکلیف ہوتی ہے.

داڑھی بڑھانا ضروری ہے

۱۔اللہ تعالیٰ شیطان کے بارے میں فرماتا ہے:۔﴿ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ [النساء: ۱۱۹]. ترجمة : ''اور میں (شیطان) انہیں حکم دونگا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں''.

اور داڑھی کا منڈانا اللہ کی تخلیق میں تبدیلی اور شیطان کی اطاعت ہے.

۲۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے:۔'' جَزُّوْا الشَّوَارِبَ ، وَأَرْخُوْا اللُّحٰى ،

خَالِفُوْا الْمَجُوْسَ ''[مسلم]. مونچھیں کاٹو، داڑھیاں بڑھاؤ، مجوس کی مخالفت کرو.

یعنی مونچھیں جو ہونٹ سے بڑھ جائیں انہیں کاٹو، اور کفار کی مخالفت میں داڑھی بڑھاؤ' آپ ﷺ کا فرمان ہے:۔

(عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ ، قَصُّ الشَّارِبِ ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ) [مسلم].

ترجمة : ''دس خصلتیں فطرت میں سے ہیں: (۱) مونچھیں کتروانا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک (۴) ناک میں پانی چڑھانا (۵) ناخن تراشنا (۶) انگلیوں کے پوروں کو دھونا (۷) بغل کے بال اکھیڑنا (۸) زیرناف کے بال مونڈنا (۹) استنجاء کرنا (۱۰۔مصعب بن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ میں دسویں خصلت بھول گیا غالباً وہ کلی کرنا ہے).

داڑھی بڑھانا فطرت ہے جس کا مونڈنا حرام ہے.

۴۔ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔'' لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ '' [بخاری]

ترجمة : ''رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں''.

اور داڑھی منڈانا عورتوں کی مشابہت کے ساتھ ساتھ لعنت الٰہی کا موجب ہے۔

۵۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے:۔(لٰكِنَّنِیْ أَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ أَنْ أُعْفِیَ لِحیَتِیْ، وَأَنْ أَقُصَّ شَارِبِی). [حسن ہے ابن جریر نے روایت کیا ہے]۔

"لیکن میرے رب نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کترنے کا حکم دیا ہے"۔

معلوم ہوا کہ داڑھی بڑھانا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے جو واجب ہے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک

اگر آپ دنیا و آخرت میں کامیابی کے خواہاں ہیں تو درج ذیل وصیتوں پر عمل کریں:۔

۱۔اپنے والدین کو ادب و احترام سے بلائیں، انہیں کبھی اُف کہیں اور نہ کبھی ڈانٹیں، ان سے اچھی بات کہیں، ان کے سامنے متواضع رہیں۔

۲۔اپنے والدین کی ہمیشہ اطاعت کریں، البتہ اللہ کی نافرمانی میں ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے:۔

"لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ" یعنی اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہوگی۔

۳۔والدین کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، ان کے سامنے ترش رو نہ ہوں، اور نہ ہی انہیں غصہ کی حالت میں گھور کر دیکھیں۔

۴۔اپنے والدین کی عزت و نیک نامی اور مال کی حفاظت کریں، کوئی بھی چیز ان کی اجازت کے بغیر نہ لیں۔

۵۔ان کے حکم کا انتظار کئے بغیر وہ کام ضرور کر ڈالیں جس سے وہ خوش ہوں، مثال کے طور پر: ان کی خدمت بجالانا، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، اور حصول علم میں محنت کرنا وغیرہ۔

۶۔ہر کام ان کے مشورہ سے کریں، اور اگر مخالفت ناگزیر ہو تو ان سے معذرت کرلیں۔

۷۔جب وہ تمہیں پکاریں تو خندہ پیشانی سے جواب دیں، ممی، پاپا، ڈیڈی، مدر یا کافروں کے رائج کردہ الفاظ استعمال نہ کریں۔

۸۔ان کی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی ان کے دوست و رشتہ داروں کا احترام کریں اور خیال رکھیں۔

۹۔ان سے جھگڑا نہ کریں، اور نہ ہی انہیں خطا کار ٹھہرائیں، بڑے ہی ادب و احترام کے ساتھ ان کے سامنے اپنے موقف کی وضاحت کریں۔

۱۰۔ان سے عناد و دشمنی نہ رکھیں، نہ ہی ان کے سامنے کرخت آواز میں بولیں، بڑے ادب کے ساتھ ان کی باتیں خاموشی کے ساتھ سنیں، اپنے والدین کی تکریم کے ساتھ ساتھ اپنے خاندان میں کسی کو پریشان بھی نہ کریں۔

۱۱۔ جب والدین گھر میں داخل ہوں تو کھڑے ہو کر خوش آمدید کہیں، اور ان کے سر کو بوسہ دیں۔ (کسی کے استقبال واحترام میں کھڑے ہونا یا سر کو بوسہ دینا آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے اس لئے اس سے پرہیز کیا جائے' مصافحہ اور سفر سے واپسی پر معانقہ مسنون ہے۔ مترجم)

۱۲۔ گھر میں ماں کا ہاتھ بٹائیں، نیز والد کا ہاتھ بٹانے میں بھی پیچھے نہ رہیں۔

۱۳۔ والدین کی اجازت کے بغیر کتنا ہی اہم سفر کیوں نہ ہو نہ نکلیں، اور اگر بلا اجازت سفر پر نکل گئے ہوں تو فوراً رابطہ کر کے معذرت کرلیں۔

۱۴۔ ان کے کمرے میں بالخصوص آرام اور نیند کے اوقات میں ان کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہوں۔

۱۵۔ اگر تمہیں سگریٹ نوشی کی خطرناک عادت پڑ چکی ہے تو ان کے سامنے سگریٹ نوشی سے احتراز کریں، اور یہ جان لیں کہ سگریٹ نوشی حرام ہے۔

۱۶۔ (اگر ساتھ میں کھا رہے ہوں تو) ان سے پہلے کھانا نہ شروع کریں، اور کھانے پینے کی چیزوں سے ان کی تکریم کیا کریں۔

۱۷۔ والدین کی طرف کبھی جھوٹ کی نسبت نہ کریں، اور اگر وہ تمہاری پسند کے خلاف کوئی کام کر جائیں تو انہیں ملامت نہ کریں۔

۱۸۔ اپنی بیوی اور اولاد کو ماں باپ پر کبھی بھی فوقیت نہ دیں، اور ہر چیز میں ان کی رضا مندی حاصل کریں، کیونکہ اللہ کی رضا مندی اور ناراضگی والدین کی رضا مندی وناراضگی میں ہے۔

۱۹۔ والدین سے بلند جگہ اور نہ ہی ان کے سامنے متکبرانہ انداز میں بیٹھیں۔

۲۰۔ کتنے ہی بڑے عہدہ ومنصب پر فائز ہو جائیں باپ کی طرف اپنی نسبت میں تردد سے کام نہ لیں' والدین کے احسانات کو کبھی بھی نہ بھولیں، اور انہیں کوئی گزند نہ پہنچائیں اگرچہ زبانی ہی کیوں نہ ہو۔

۲۱۔ والدین پر خرچ کرنے میں بخالت سے کام نہ لیں، ان کی شکایت کی صورت میں یہ چیز تمہارے لئے باعث عار ہوگی، اور تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گی، کیونکہ ''جو بوؤ گے وہی کاٹو گے''۔

۲۲۔ والدین کی خوب زیارت کیا کریں، انہیں ہدایا وتحائف دیتے رہیں، تمہاری تربیت پر جتنی مشقتیں برداشت کی ہیں ان پر ان کا شکریہ ادا کرتے رہیں، ان مشقتوں کا اندازہ اپنی اولاد سے کرسکتے ہیں۔

۲۳۔ تمہارے حسن سلوک کی سب سے زیادہ حق دار تمہاری ماں ہیں، پھر باپ ہیں، اور یہ جان لو کہ جنت ماں (باپ) کے قدموں کے نیچے ہے۔

۲۴۔ والدین کی نافرمانی اور انکے غضب سے بچیں تا کہ دنیا و آخرت کی شقاوت سے دور رہیں، کیونکہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گی جو آج تم اپنے والدین کے ساتھ کرو گے۔

۲۵۔ والدین سے کسی بھی چیز کے مطالبہ میں نرمی کا پہلو اختیار کریں، اگر وہ دے دیں تو ان کا شکریہ ادا کریں اور اگر وہ نہ دیں تو انہیں برا بھلا کہیں اور نہ ہی بار بار مطالبہ کر کے انہیں پریشان کریں۔

۲۶۔ اگر حصول معاش کی عمر کو پہنچ گئے ہوں تو کام کر کے اپنے والدین کا ہاتھ بٹائیں۔

۲۷۔ تمہارے والدین کا بھی تمہارے اوپر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی ،لہذا دونوں کے حقوق ادا کریں، اور اگر تمہارے والدین کا تمہاری بیوی کے ساتھ کسی قسم کا اختلاف ہو جائے تو اسے ختم کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں، اور ہر ایک کو ایک دوسرے کو بتائے بغیر ہدیہ اور تحفہ دیا کریں۔

۲۸۔ والدین کے ساتھ اگر آپ کی بیوی کا اختلاف ہو جائے تو حکمت و دانائی سے کام لیں، اور اپنی بیوی کو اگر وہ حق بجانب ہے اس بات پر رضامند کروائیں کہ آپ اس کے ساتھ ہیں لیکن والدین کو خوش رکھنا بھی ضروری ہے۔

۲۹۔ اگر والدین کے ساتھ شادی و طلاق کے مسئلہ میں آپ کا اختلاف

ہو جائے تو شریعت کی روشنی میں اسے حل کریں۔

۳۰۔ والدین کی دعا اور بد دعا دونوں قبول ہوتی ہے، لہذا آپ ان سے اپنے لئے دعا کی درخواست کریں، اور انکی بد دعا سے بچیں۔

۳۱۔ لوگوں کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آئیں، کیونکہ جو لوگوں کو گالی دیتا ہے لوگ اسے بھی گالی دیتے ہیں، فرمان نبوی ﷺ ہے:۔

”مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبَّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبَّ أُمَّهُ“ [متفق عليه].

”آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے، تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے“۔

۳۲۔ والدین کی زندگی میں ان کی زیارت کا شرف حاصل کرتے رہیں، اور ان کی موت کے بعد بھی ان کی قبروں کی زیارت کیا کریں، اور ان کی طرف سے صدقہ و خیرات کیا کریں، ان کے لئے یہ دعائیں کریں:۔ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ﴾ [نوح:۲۸] ”اے ربّ مجھے اور میرے والدین کو معاف کردے“۔

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْراً﴾ [الإسراء: ٢٤] ’اے میرے ربّ: ان پر اسی طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت کی‘‘۔

مقبول دعائیں

رسول اکرم ﷺ کی حدیث ہے:۔

"مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، أَوْدَعَا أُسْتُجِيْبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ" (صحیح بخاری)

"جس کی رات میں آنکھ کھلی پھر یہ کہا: کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے بغیر کوئی حیلہ اور قوت نہیں، پھر یہ کہا: اے اللہ تو ہمیں بخش دے، یا کوئی بھی دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اور اگر وضو کیا اور صلاۃ پڑھی تو اسکی صلاۃ قبول کی جاتی ہے۔

مصنف کا کہنا ہے کہ:

۱۔ میں نے یہ دعا بعض بیماریوں سے شفا پانے کے لئے پڑھی تو اللہ نے مجھے شفادی۔

۲۔ میں نے یہ دعا بعض مشکل کاموں میں پڑھی تو اللہ نے وہ مشکل آسان کردی۔

۳۔ اس لئے میں ہر مسلمان کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب وہ کسی پریشانی میں ہو تو یہ دعا ضرور پڑھے۔

دعائے شفاء

۱۔ جسم کے جس حصہ میں درد ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار "بسم اللہ" پڑھیں، پھر یہ دعا سات مرتبہ پڑھیں:۔ "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ". [مسلم] "میں اللہ اور اسکی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے خوف محسوس کرتا ہوں"۔

۲۔ "اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اِذْهَبِ الْبَأْسَ، اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَماً". [متفق علیه].

"اے اللہ لوگوں کے رب، مصیبت دور کردے، شفا دیدے تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا صرف تجھ سے ہے، ایسی شفا جس کے بعد کوئی بیماری نہ ہو۔

۳۔ "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ". [بخاری].

"میں ہر شیطان اور زہریلے جانور، اور لگ جانے والی ہر نظر بد سے اللہ کے کامل

کلمات کی پناہ مانگتا ہوں".

۴۔ جس نے کسی ایسے مریض کی بیمار پرسی کی جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہو، اگر سات بار اس کے پاس یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالی اسے عافیت دے دیتا ہے:۔

" أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيْمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، أَنْ يَّشْفِيْكَ ". (امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے موافقت کی ہے)

"میں اللہ عظیم سے جو عرش عظیم کا ربّ ہے، دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء دیدے".

۵۔ جس نے کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھنے کے بعد آنے والی دعا پڑھی تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا:۔

" اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا، ". [حسن ہے، سنن ترمذی].

"تمام تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھے اس مصیبت سے دور رکھا جس میں تم گرفتار ہو، اور مجھے اپنی بہت ساری مخلوقات پر فضیلت بخشی".

۶۔ سورت فاتحہ اور معوذتین [قل أعوذ بربّ الفلق۔ قل أعوذ بربّ الناس] کی تلاوت کریں اور شفا صرف اللہ سے طلب کریں، دعا کے ساتھ ساتھ دوا بھی کریں، اور فقیروں پر صدقہ کریں تا کہ اللہ کے حکم سے آپ کو شفا مل جائے.

۷۔ ماء زمزم کثرت سے پئیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ مبارک پانی ہے، وہ بھوک اور بیماریوں کے لئے غذا اور علاج ہے.

اور آپ ﷺ کی عادت تھی کہ ماء زمزم کو مریضوں پر چھڑکتے تھے اور انہیں پلاتے تھے.

۸۔ شہد کھائیں، اللہ ربّ العالمین کا فرمان ہے:۔ (فِیْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ) [النحل] "اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے".

۹۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ: (اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ أی الْمَوْت) [یہ حدیث صحیح ہے، اسے طبرانی نے روایت کیا ہے].

"کلونجی (کالا دانہ) میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے".

دعائے استخارة

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ سکھاتے تھے، بالکل اسی طرح جس طرح ہمیں قرآن کریم کی سورتوں کی تعلیم دیتے.

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جب کوئی کام کرنا چاہے تو فرض کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے، پھر یہ کہے:۔

" اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمْ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ

كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ۔ أَوْفِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ، فَاقْدِرْهُ لِيْ ، وَيَسِّرْلِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّلِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ، وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ، أَوْفِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهِ "[بخاری].

"اے اللہ میں تیرے علم سے خیر طلب کرتا ہوں ، اور تیری قدرت سے قدرت کا سوال کرتا ہوں، اور تیرے فضل عظیم سے سوال کرتا ہوں کیونکہ قادر صرف تو ہے اور میں عاجز، اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور علام الغیوب صرف تو ہے، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اپنے کام کا نام لے جیسے شادی، تجارت، سفر وغیرہ) میرے لئے میرے دین ومعاش اور میرے انجام کار یا جلدی اور دیر والے کام میں بہتر ہے تو اسے میری قسمت میں کردے اور اسے میرے لئے آسان کردے، پھر اس میں برکت عطا فرما، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین ومعاش اور میرے انجام کار یا جلدی اور دیر والے کام میں برا ہے، تو اسے مجھ سے پھیر دے، اور مجھے اس سے پھیر دے، اور میری قسمت میں خیر کر وہ جہاں بھی ہو اور پھر مجھے اس پر راضی کردے۔

یہ صلاۃ اور دعا انسان خود کرے گا جیسے وہ دوا خود پیتا ہے، اسے اس بات پر

مکمل یقین ہو کہ جس ربّ سے اس نے خیر طلب کی ہے، اسے ضرور خیر کی رہنمائی کرے گا، خیر کی علامت اس کے اسباب کا مہیا ہونا ہے۔

اس نئی اور ایجاد کردہ استخارہ سے دور رہیں جس میں خواب، اور میاں بیوی کے ناموں کے حروف کی تعداد پر اعتماد ہوتا ہے، کیونکہ یہ چیزیں دین میں نئی ہیں، لہٰذا اس سے اجتناب کریں۔

مختار أحمد محمدی مدنی
داعی مرکز دعوۃ الجالیات بالجبیل
۲۳/۷/۱۴۲۲ھ الموافق ۱۰/۱۰/۲۰۰۱م۔
ص ب: ۱۵۸۰ ، الجبیل: ۳۱۹۵۱
مملکت سعودی عرب
ٹیلیفون 00966/3/3625500 EXT 1021
موبائل: 0501847172

فہرست موضوعات

تربیت اولاد

اور والدین کی ذمہ داریاں

ترجمة كتاب كيف نربي أولادنا
الشيخ محمد جميل زينو

مترجم: مختار احمد مدنی

كيف نربي أولادنا

تأليف الشيخ : محمد جميل زينو

ترجمة : مختار أحمد مدني

الداعية بـ

أردو
URDU

مكتب الدعوة وتوعية الجاليات بالجبيل

JUBAIL DA'WAH & GUIDANCE CENTER - KSA

03-3625500

1580 JUBAIL 31951

الرقم: 57

ردمك: ٢-٤-٩٦٨٦-٩٩٦٠

مطبعة دار طيبة ـ الرياض ـ ت: ٤٢٨٣٨٤٠